قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعرات 2/ مارچ 2023ء | 9/ شعبان 1444 ہجری قمری | 2/ امان 1402 ہجری شمسی | جلد: 5 | شمارہ: 52

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَا ھٰذِہِ الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا لَہۡوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الۡاٰخِرَۃَ لَہِیَ الۡحَیَوَانُ ۘ لَوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۵﴾

(العنکبوت: 65)

ترجمہ: اور یہ ورلی زندگی صرف ایک غفلت اور کھیل کا سامان ہے اور اخروی زندگی کا گھر ہی درحقیقت اصلی زندگی کا گھر کہلا سکتا ہے کاش کہ وہ لوگ جانتے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

دنیا کی دولت کا غلط استعمال اللہ کی پکڑ میں لاتا ہے

اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دنیا کی دولت چاہے وہ افراد سے تعلق رکھنے والی ہے یا بڑے بڑے بزنس مین یا بزنس کی کمپنیوں سے تعلق رکھنے والی ہے یا اس سے حکومتوں کا تعلق ہے۔ اس کا غلط استعمال اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں لاتا ہے۔ چاہے تو وہ اس دنیا میں اور اگلے جہان میں دونوں جگہ عذاب دے۔ چاہے تو لوگ اس دنیا میں عارضی فائدہ اٹھا لیتے ہیں اور وہ اگلے جہان میں عذاب دے۔

پس بڑے خوف کا مقام ہے جو ہر عقلمند انسان کو ایک حقیقی مسلمان کو، خاص طور پر اس کو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور صرف ظاہری طور پر ہی نہیں بلکہ عبادتوں اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننے کے لئے ایک درد اور کوشش ہونی چاہئے۔ کہنے والے تو کہہ دیں گے کہ ہم تو نمازیں بھی پڑھتے ہیں، عبادتیں کرتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں پیدا کی ہیں اگر ان کے حصول کی کوشش کرتے ہیں تو اس میں کیا برائی ہے؟ ایک تو عبادتوں میں اخلاص و وفا ہونا چاہئے۔ یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری عبادتیں بھی اخلاص و وفا والی ہونی چاہئیں۔ دوسرے نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق بھی ادا کرنے چاہئیں۔ ہمارے ہاں کیا ہے؟ ملکوں کے بادشاہ سیروں پر جانے کے لئے جہازوں کا بیڑا ساتھ لے کے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے ساز و سامان ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ کئی ملین ڈالر کے اخراجات ان کے اوپر ہوتے ہیں اور اپنے ملک کے غریب ایسے بھی ہیں جن کو بعضوں کو ایک وقت کی روٹی بھی مشکل سے مل رہی ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دُوری ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کا نام لینا اور دوسرے اس کا نام لے کر پھر اس کے جو حکم ہیں ان سے انکار کرنا، یہ پھر اللہ تعالیٰ کی سزا کا مورد بناتا ہے اور یہ لہو و لعب ہے۔ ظاہری کھیل کود ہے اور ظاہری زینت اور تفاخر ہے۔ اپنے مال کا ناجائز اظہار ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/ مئی 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- خشک صحرا میں اُترتے ہیں سمندر رات کو (منظوم)
- خدا کی خوشامد
- حضرت ملک نیاز محمدؓ۔ راہوں ضلع جالندھر
- مغفرت کی چادر
- رِدِ کفارہ و رتثلیث کے متعلق دو دلچسپ واقعات
- برکینا فاسو میں 31 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

فرمانِ رسولؐ

عن جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعۡتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوۡلُ: یُبۡعَثُ کُلُّ عَبۡدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیۡہِ.

(مسلم فی الصحیح، کتاب الجنة وصفة نعیمها وأهلها۔ باب الاَمۡرِ بِحُسۡنِ الظَّنِّ بِاللّٰہِ تَعَالٰی عِنۡدَ الۡمَوۡتِ)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (قیامت کے دن) ہر شخص اسی (حالت) پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت واقع ہوئی ہوگی۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

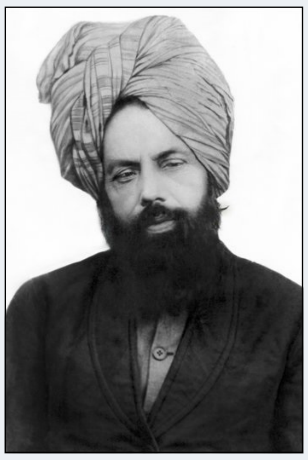

موت کے بعد انسان کی کیا حالت ہوتی ہے؟

- اس سوال کے جواب میں یہ گذارش ہے کہ موت کے بعد جو کچھ انسان کی حالت ہوتی ہے درحقیقت وہ کوئی نئی حالت نہیں ہوتی بلکہ وہی دنیا کی زندگی کی حالتیں زیادہ صفائی سے کھل جاتی ہیں۔ جو کچھ انسان کے عقائد اور اعمال کی کیفیت صالحہ یا غیر صالحہ ہوتی ہے۔ وہ اس جہان میں مخفی طور پر اس کے اندر ہوتی ہے اور اس کا تریاق یا زہر ایک چھپی ہوئی تاثیر انسانی وجود پر ڈالتا ہے۔ مگر آنے والے جہان میں ایسا نہیں رہے گا بلکہ وہ تمام کیفیات کھلا کھلا اپنا چہرہ دکھلائیں گی۔ اس کا نمونہ عالم خواب میں پایا جاتا ہے کہ انسان کے بدن پر جس قسم کے مواد غالب ہوتے ہیں عالم خواب میں اسی قسم کی جسمانی حالتیں نظر آتی ہیں۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 396-397)

- حقیقی خدادانی تمام اسی میں منحصر ہے کہ اس زندہ خدا تک رسائی ہو جائے کہ جو اپنے مقرب انسانوں سے نہایت صفائی سے ہم کلام ہوتا ہے اور اپنی پُرشوکت اور لذیذ کلام سے اُن کو تسلی اور سکینت بخشتا ہے اور جس طرح ایک انسان دوسرے انسان سے بولتا ہے ایسا ہی یقینی طور پر جو بکلی شک وشبہ سے پاک ہے اُن سے باتیں کرتا ہے اُن کی بات سنتا ہے اور اُس کا جواب دیتا ہے اور اُن کی دعاؤں کو سن کر دُعا کے قبول کرنے سے اُن کو اطلاع بخشتا ہے اور ایک طرف لذیذ اور پُرشوکت قول سے اور دوسری طرف معجزانہ فعل سے اور اپنے قوی اور زبردست نشانوں سے اُن پر ثابت کر دیتا ہے کہ میں ہی خدا ہوں۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 31)

- دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے۔ اگر مُردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 234)

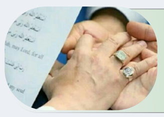

دربارِ خلافت

غَضِّ بصر کیا ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر غَضِّ بصر کی وضاحت فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

’’خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچالینا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی میں غَضِّ بصر کہتے ہیں‘‘۔یعنی آدھی کھلی آنکھوں سے جو چیزیں دیکھنے والی نہیں ہیں ان کو صرف دیکھنا اور نظر بچا لینا اور دوسری جو جائز چیزیں ہیں ان کو کھول کر آنکھیں دیکھنا اس کو عربی میں غض بصر کہتے ہیں۔’’اور ہر ایک پرہیز گار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدّنی زندگی میں غَضِّ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خُلق کے رنگ میں آجائے گی اور اس کی تمدّنی ضرورت میں بھی فرق نہیں پڑے گا۔ یہی وہ خُلق ہے جس کو اِحصان اور عفّت کہتے ہیں‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 344)

پھر ایک جگہ آپ نے مزید کھول کر بیان فرمایا کہ:

’’مومنوں کو کہہ دے کہ نامحرم اور محلِ شہوت کے دیکھنے سے اپنی آنکھیں اس قدر بند رکھیں کہ پوری صفائی سے چہرہ نظر نہ آسکے اور نہ چہرہ پر کشادہ اور بے روک نظر پڑ سکے اور اس بات کے پابند رہیں کہ ہرگز آنکھ کو پورے طور پر کھول کر نہ دیکھیں۔ نہ شہوت کی نظر سے اور نہ بغیر شہوت سے۔ کیونکہ ایسا کرنا آخر ٹھوکر کا باعث ہے یعنی بے قیدی کی نظر سے نہایت پاک حالت محفوظ نہیں رہ سکتی اور آخر ابتلا پیش آتا ہے اور دل پاک نہیں ہوسکتا جب تک آنکھ پاک نہ ہو اور وہ مقامِ اَزکٰی جس پر طالب حق کے لئے قدم مارنا مناسب ہے، حاصل نہیں ہوسکتا۔ اور اس آیت میں یہ بھی تعلیم ہے کہ بدن کے ان تمام سوراخوں کو محفوظ رکھیں جن کی راہ سے بدی داخل ہوسکتی ہے۔ سوراخ کے لفظ میں جو آیت ممدوح میں مذکور ہے آلاتِ شہوت اور کان اور ناک اور مُنہ سب داخل ہیں۔ اب دیکھو کہ یہ تمام تعلیم کس شان اور پایہ کی ہے جو کسی پہلو پر نامعقول طور پر اِفراط یا تفریط سے زور نہیں ڈالا گیا اور حکیمانہ اعتدال سے کام لیا گیا ہے۔ اور اس آیت کا پڑھنے والا فی الفور معلوم کر لے گا کہ اِس حکم سے جو کھلے کھلے نظر ڈالنے کی عادت نہ ڈالو یہ مطلب ہے کہ تا لوگ کسی وقت فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں اور دونوں طرف مرد اور عورت میں سے کوئی فریق ٹھوکر نہ کھاوے۔‘‘

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 164-165)

پس یہ ہے اسلام کی تعلیم مَردوں کے لئے کہ انہیں پہلے ہر طرح پابند کیا گیا ہے۔ پھر عورتوں کو حکم دیا ہے کہ ان احتیاطوں کے بعد بھی تم نے بھی اپنے پردہ کا خیال رکھنا ہے۔ اور ان ملکوں میں جہاں بالکل ہی بے حیائی ہے ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ پردے کی ضرورت نہیں ہے۔ بے حجابی اور دوستیاں بہت سی قباحتیں پیدا کر رہی ہیں ان سے بچنے کی ہمیں بہت کوشش کرنی چاہئے۔ اس سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ اگر عورتوں کو مَردوں کے ساتھ سوئمنگ کی اجازت نہیں ہے تو مَردوں کو بھی نہیں ہے کہ عورتوں میں جا کر سوئمنگ کریں۔ پس یہ پابندیاں صرف عورت کے لئے نہیں بلکہ مَرد کے لئے بھی ہیں۔ مَردوں کو اپنی نظریں عورتوں کو دیکھ کر نیچے کرنے کا حکم دے کر عورت کی عزت قائم کی گئی ہے۔ پس اسلام کا ہر حکم حکمت سے پُر ہے اور برائیوں کے امکانات کو دُور کرتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 13/ جنوری 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

خشک صحرا میں اُترتے ہیں سمندر رات کو

تیز کانٹوں پر بچھا لیتی ہوں بستر رات کو
لازما میں جھانکتی ہوں اپنے اندر رات کو

جیسے گھر بھر جائے تو نکلے دریچوں سے دھواں
یونہی ہو جاتے ہیں کچھ اشعار اکثر رات کو

دن کو جولاں گہ مری گنجائشِ زنجیر تک
بے تکاں اُڑتی ہوں سارے آسماں پر رات کو

آنکھ کے پانی سے دُھل کر فرش ہو جاتا ہے عرش
خشک صحرا میں اُترتے ہیں سمندر رات کو

اُس کی جانب سے بھی خود ہی دیتی رہتی ہوں جواب
گفتگو یونہی ہوا کرتی ہے اکثر رات کو

فتویٰ ہائے کفر کے ڈر سے لگی رہتی ہے چپ
ورنہ کچھ ہوتا ہے نازل میرے دل پر رات کو

خوف رہتا ہے مجھے اُن کا کہ جو بے خوف ہیں
رات سے دن کو زیادہ، دن سے بڑھ کر رات کو

عیش سے فرصت ملے تو اُن کا دُکھ بھی سوچنا
پیٹ پر جو باندھ کر سوتے ہیں پتھر رات کو

میری یادیں، میری سوچیں، میرے اَرماں، میرے خواب
تازہ دم ہو جاتے ہیں مجھ سے لپٹ کر رات کو

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

اداریہ

خدا کی خوشامد

دعا کی اہمیت و برکات اور اس کی طرف توجہ دلانے پر جتنا بھی لکھا جائے کم ہے۔ آج کے دور کے مامور زمانہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اس موضوع پر بہت کچھ تحریر فرمایا اور اپنی تقاریر، دروس اور محافل عرفان میں بہت کچھ کہا اور اپنے ماننے والوں کو اس طرف اس حد تک توجہ دلائی کہ کسی نے ایک بزرگ صحابی سے پوچھا کہ آپ تو اپنی تقاریر اور گفتگو کے ذریعہ محفلوں میں لوگوں کو رُلایا کرتے تھے۔ اب کیا ہوا کہ آپ خود رونے لگ گئے ہیں۔ آپؓ نے جواباً فرمایا کہ مجھے مرزا صاحب نے رونا سکھا دیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک جگہ اس امر کا اظہار فرمایا:

’’میں نے ارادہ کیا ہوا ہے کہ ایک بار اور شرح و بسط کے ساتھ دعا کے مضمون پر ایک رسالہ لکھوں۔ مسلمان دعا سے بالکل ناواقف ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ جن کو بدقسمتی سے ایسا موقع ملا کہ دعا کریں مگر انہوں نے صبر اور استقلال سے چونکہ کام نہ لیا اس لیے نامراد رہ کر سید احمد خانی مذہب اختیار کرلیا کہ دعا کوئی چیز نہیں۔ یہ دھوکہ اور غلطی اسی لیے لگتی ہے کہ وہ حقیقت دعا سے ناواقف محض ہوتے ہیں اور اس کے اثر سے بے خبر اور اپنی خیالی امیدوں کو پورا نہ ہوتے دیکھ کے کہہ اٹھتے ہیں کہ دعا کوئی چیز نہیں اور اس سے برگشتہ ہو جاتے ہیں۔ دعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے۔ اگر دعاؤں کا اثر نہ ہوتا تو پھر اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 150 ایڈیشن 1984ء)

چنانچہ ادارہ الفضل کو اس عنوان پر 50 قسطوں پر آپ کے ارشادات پر مشتمل ایک طویل مضمون شائع کرنے کی توفیق ملی۔ جسے بعد میں کتابی شکل میں قارئین کے لیے مہیا کر دیا گیا اور آج الفضل آن لائن کی ویب سائٹ پر یہ کتاب موجود ہے۔

رمضان اور دعا کا چونکہ چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس لیے ان اقساط کا آغاز گزشتہ سال 2022ء کے رمضان میں کیا گیا اور یہ روحانی مائدہ مکرمہ حسنٰی مقبول احمد امریکہ سے قارئین کے لیے تیار کرتی رہیں۔

آج دعا کے آداب میں سے ایک ادب بیان فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ میرا زیر نظر مضمون ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’لوگ اپنے جیسے انسان کی خوشامد تو کرتے ہیں مگر افسوس! خدا کی خوشامد نہیں کرتے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 237 ایڈیشن 1984ء)

تعریف تو صرف اللہ کی ہے اور اس کے بعد سیّدنا حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ انسانوں میں سے کسی کی تعریف کرنی مقصود ہو تو میانہ روی ضروری ہے۔ ہم اپنے گھروں میں روزانہ ہی دیکھتے ہیں اور مشاہدہ کرتے ہیں کہ اگر ماں اپنے کسی بچے سے ناراض ہو جاتی ہے یا بچے کو کوئی چیز باوجود بچے کے مانگنے کے نہیں دیتی تو بچہ ماں کے قریب آتا، اس سے پیار کرتا، اس سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا اور بعض اوقات اس کی تعریفیں بھی کرتا ہے۔ جب کافی حد تک وہ ماں کی خوشامد کر لیتا ہے تو ماں کا دل پسیج جاتا ہے اور ماں بچے کو اس کی مطلوبہ چیز دے دیتی ہے۔ یہ کیفیت ماں سے ہی نہیں ہے بلکہ باپ اور دیگر عزیز و اقارب، بہن بھائیوں سے بھی ہے۔ اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کی صفات عالیہ اسماء الحسنٰی کا واسطہ دے کر اس کی خوشامد کرکے اس اللہ جلّ شانہ سے کوئی چیز مانگی جائے تو وہ ضرور مہیا کرے گا۔

ماں کو تو اللہ تعالیٰ سے بہت مماثلت ہے۔ ماں اللہ تعالیٰ کی ظِلّ کے طور پر سمجھی جاتی ہے۔ دونوں میں رحم کا مادہ ہے۔ جس طرح بچہ ماں سے مختلف ادائیں کرتا ہے اور کبھی لاڈ کرکے ماں کو منوا لیتا ہے۔ اسی طرح ایک عبد اپنے اللہ تعالیٰ سے پیار، محبت اور لاڈ سے اس کی صفات کا ذکر اس کے سامنے کرکے اسے منا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے وقت اگر دعا کی نسبت سے اس کی صفت کا نام لے کر دعا کی جائے تو وہ جلد سنی جاتی ہے۔ دعا سے قبل الحمد شریف پڑھ کر درود پڑھنا دعا کی قبولیت کا ایک گر سمجھا جاتا ہے۔

جس طرح ماں کو بچہ سوہنی امی، پیاری امی، میرے دل میں بسنے والی امی کے الفاظ بول کر ماں کو رام کرتا ہے اسی طرح خوشامدی فقرات خدا کے لیے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اے میرے سوہنے اللہ! اے پیارے اللہ، اے ساری کائنات کے مالک خدا! اے محبوب اللہ! اے خالق کائنات خدا! اے تمام صفات حسنہ اور خوبیوں کے مالک خدا! کہہ کر اللہ تعالیٰ کو منایا جا سکتا ہے۔ ماں کے سامنے کی جانے والی ادائیں اپنے پیارے اللہ کے سامنے بھی کی جا سکتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ایسی صفات کا واسطہ دیا جا سکتا ہے جو ایک طرف بندے کو خدا کے قریب کرتی ہوں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ نرم دل کے ساتھ دعائیں کرنے والے کی طرف مائل ہو۔ اگر مال میں کشادگی چاہیے تو اے باسط! کہہ کر، اگر صحت و تندرستی اور شفا پانی چاہیے تو اے شافی مطلق! اگر امن آشتی چاہیے تو سلام اور مومن خدا کہہ کر دعا کی جاسکتی ہے۔ اگر دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہو تو اے سمیع! اور اے مجیب الدعوات خدا! کہہ کر پکارا جائے۔ بخشش کے لیے غفار، غفور کی صفات سے دعا کریں۔ سب سے آگے رہنے کے لیے الاوّل اور المقدم کی صفات کام دے سکیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے محبت و پیار کے لیے الودود کی صفت کا واسطہ دیا جا سکتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

لوگ تو افسران کا دل جیتنے کے لیے خوشامدی فقرے کہہ دیتے ہیں جن میں بسا اوقات تصنع ہوتا ہے اور وہ بات بھی افسر کی طرف منسوب کر دیتے ہیں جو اس کے اندر نہیں ہوتی۔ یہ جھوٹ کے زمرے میں آتا ہے۔ ایسے لوگوں کو خوشامدی لوگ کہتے ہیں۔ وہ کچھ دیر تو فائدے میں رہتے ہیں۔ آخر کار نقصان اٹھاتے ہیں۔ لیکن ماں کو مخاطب کرتے وقت کوئی تصنع یا بناوٹ نہیں ہوتی۔ بعینہٖ اللہ تعالیٰ کے لیے بھی کسی قسم کے جھوٹ کی ملمع سازی نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

وَلِلّٰہِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی فَادۡعُوۡہُ بِہَا

(الاعراف:181)

کہ اللہ کے پاک نام اور خوبصورت صفات ہیں۔ ان ناموں اور صفات کے ساتھ اپنے اللہ کو پکارا کرو اور اس سے دعا مانگا کرو۔

پس آنے والے رمضان میں اس قرآنی اصول کو سامنے رکھ کر ہم اللہ تعالیٰ کو پکاریں۔ اس کے حضور اپنی التجائیں پیش کریں اور دعاؤں کی مقبولیت چاہیں۔

(ابو سعید)

دعا کا تحفہ

ایک جامع دُعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عام طور پر کی جانے والی ایک دُعا یہ بیان کی ہے:

رَبِّ اَعِنِّیۡ وَلَا تُعِنۡ عَلَیَّ وَانۡصُرۡنِیۡ وَلَا تَنۡصُرۡ عَلَیَّ وَامۡکُرۡ لِیۡ وَلَا تَمۡکُرۡ عَلَیَّ وَاھۡدِنِیۡ وَیَسِّرِ الۡھُدٰی لِیۡ وَانۡصُرۡ عَلٰی مَنۡ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ لَکَ شَاکِرًا لَکَ ذَاکِرًا لَکَ رَاھِبًا لَکَ مِطۡوَاعًا لَکَ مُخۡبِتًا اِلَیۡکَ اَوَّاھًا مُنِیۡبًا رَبِّ تَقَبَّلۡ تَوۡبَتِیۡ وَاغۡسِلۡ حُوۡبَتِیۡ وَاَجِبۡ دَعۡوَتِیۡ وَثَبِّتۡ حُجَّتِیۡ وَسَدِّدۡ لِسَانِیۡ وَاھۡدِ قَلۡبِیۡ وَاسۡلُلۡ سَخِیۡمَۃَ صَدۡرِیۡ

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ: اے میرے ربّ! میری مدد کر اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر میری نصرت فرما اور میرے خلاف دشمن کی نصرت نہ کرنا۔ میرے لئے تدبیر و حیلہ کر اور میرے خلاف تدبیر نہ کرنا۔ مجھے ہدایت پر قائم رکھ اور راہ ہدایت میرے لئے آسان بنا دے۔ جو شخص مجھ پر زیادتی کرے اُس کے مقابل پر میری مدد فرما۔ میرے ربّ مجھے اپنا شکر گزار، اپنا ذکر کرنے والا، اپنے سے ڈرنے والا، اپنا کامل اطاعت گزار، اپنی طرف جھکنے والا، اپنے حضور عاجزی کرنے والا بنا۔ اپنی طرف جھکنے والا بار بار اور نرم دل بنا۔ میرے ربّ! میری توبہ قبول کر اور میرے گناہ دھو دے اور میری دُعا قبول کرلے اور میری دلیل قائم کر دے اور میری زبان کو راہ سدید پر قائم رکھ اور میرے دل کو ہدایت نصیب کر اور میرے سینے کے کینے نکال باہر کر۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 137-138)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

غلام مصباح بلوچ۔ استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا

حضرت ملک نیاز محمدؓ۔ راہوں ضلع جالندھر

حضرت ملک نیاز محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ راہوں ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد حضرت شیخ برکت علی صاحب رضی اللہ عنہ (وفات:30/مئی 1933ء) اور والدہ حضرت عظیم بی بی صاحبہؓ (وفات:23/اگست 1932ء) دونوں اصحاب احمدؑ میں سے تھے اور دونوں بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہیں۔ آپ حضرت حکیم دین محمد صاحبؓ (وفات:25/مئی 1983ء مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) کے چھوٹے بھائی تھے۔ اپنی روایات قلم بند کراتے ہوئے آپ نے بیان فرمایا:

''اگرچہ میرے والد صاحب ملک برکت علی صاحب 1897ء - 1898ء سے احمدی تھے اور میں بھی ان کی اقتداء میں بچپن سے احمدی تھا۔ تاہم 1904ء میں جبکہ میری عمر چودہ یا پندرہ سال کے لگ بھگ تھی میں نے حضور کی خود بیعت کی۔ جب کوئی شخص بیعت کرتا تھا۔ ہم بھی بار بار بیعت کر لیتے تھے تا کہ ہم بھی حضور کی اس دعا میں جو کہ حضور علیہ السلام بعد بیعت فرمایا کرتے تھے شامل ہوجائیں۔ بعض وقت بہت آدمی بیعت کرنے والے ہوتے تھے تو لوگ اپنی اپنی پگڑیاں اتار کر حضور کے ہاتھوں تک پہنچا دیتے تھے اور ان پگڑیوں کو سب لوگ پکڑ لیتے تھے اور اس طرح بیعت ہوجاتی تھی۔

1905ء میں ایک دن بوقت عصر ہم کو راہوں ضلع جالندھر کارڈ ملا کہ حضور علیہ السلام دہلی تشریف لے جارہے ہیں اور صبح آٹھ یا نو بجے کی گاڑی سے پھگواڑہ سٹیشن پر سے گزریں گے۔ حاجی رحمت اللہ صاحب، چوہدری فیروز خاں صاحب مرحوم نے میری ڈیوٹی لگائی کہ تم نوجوان ہو اسی وقت جاؤ اور جماعت کریام کو اطلاع کرو۔ چنانچہ میں مغرب کے بعد چل کر کریام پہنچ گیا۔ جماعت کو اطلاع کی گئی کہ وہاں سے بھی کچھ دوست ساتھ ہولئے۔ ہم سب لوگ اسی طرح چل کر پھگواڑہ جو کہ راہوں سے تیس میل کے قریب دور ہے پہنچے اور صبح کی نماز پڑھی۔ وہاں سٹیشن پر منشی حبیب الرحمان صاحب مرحوم نے حاجی پور والوں کی طرف سے احباب جماعت کے ٹھہرنے کا انتظام کیا ہوا تھا اور دن کے وقت انہیں کی طرف سے کھانا آیا۔ جب گاڑی کا وقت ہوا اور گاڑی آ کر گزر گئی تو معلوم ہوا کہ روانگی کی تاریخ تبدیل ہوگئی ہے۔ جس سے ہم کو بہت صدمہ ہوا۔ یا تو راتوں رات وفور محبت کی وجہ سے اتنا لمبا سفر کیا تھا یا یہ حالت ہوئی کہ ایک قدم چلنا دشوار ہوگیا۔ پیروں میں چھالے پڑے ہوئے تھے اور ملاقات نہ ہونے کا صدمہ تھا اس لئے واپسی پر یکوں پر آئے۔

چند روز کے بعد پھر اطلاع ملی کہ حضور دہلی سے واپسی پر فلاں تاریخ لدھیانہ میں اتریں گے اور قیام فرمائیں گے..... دوسرے روز گاڑی سے گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ قبل ہی ہم سٹیشن پر پہنچ گئے۔ وہاں خلقت کا بڑا ہجوم تھا۔ میرے بڑے بھائی حکیم دین محمد صاحب بھی جو ان دنوں حاجی پور میں انٹرنس کی تیاری کر رہے تھے وہاں سے آئے ہوئے تھے۔ جس وقت گاڑی سٹیشن پر پہنچی حضور علیہ السلام کا ڈبہ جو کہ ریزرو تھا کاٹ کر پیچھے کی طرف دھکیلا گیا۔ میں اور میرے بھائی حکیم دین محمد صاحب اس ڈبے کے ڈنڈوں کو پکڑ کر پائیدان پر چڑھ کر ڈبے کے ساتھ ہی پیچھے کی طرف چلے گئے۔ چونکہ میرے بڑے بھائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کے کلاس فیلو رہ چکے تھے اور ان کے خوب واقف تھے اور وہ بھی اس ڈبہ میں سوار تھے۔ اس لئے ڈبے کے ساتھ ہم کھڑے ہوکر ان سے باتیں کرتے رہے۔ پھر وہ ڈبہ پلیٹ فارم پر آیا تو حضور اور حضور کے اہل بیت پلیٹ فارم پر اُترے اور سٹیشن سے باہر تشریف لائے۔ سٹیشن سے باہر شکرم دو گھوڑے والی جو کہ بند گاڑی ہوتی ہے موجود تھی۔ اس میں حضور سوار ہوگئے اور دروازہ بند کرلیا اور ہم لوگ اور بہت خلقت اس کے پیچھے پیچھے دوڑے چلے آئے۔ نہال اینڈ سنز کی دکان کے پاس ایک مکان قاضی خواجہ علی صاحب مرحوم نے غالباً لے رکھا تھا جو کہ برلب سڑک تھا۔ اس میں حضور نے قیام فرمایا۔ برآمدہ میں حضور کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ عام لوگ آ کر مصافحہ کرتے رہے۔ حاجی رحمت اللہ صاحب نے بھی اپنے اس تین چار سالہ بچے کے ہاتھ نذرانہ دے کر مصافحہ کرایا۔ حضور نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اب تو لوگ ہمیں کافر کہتے ہیں، یہ نسلیں یاد کریں گی۔ میرے بڑے بھائی جان محمد صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس ان دنوں قلعہ پھلور میں قانون کی تعلیم کے لئے گئے ہوئے تھے۔ وہاں سے مع ایک دوست چوہدری شہاب الدین کے آئے اور مصافحہ کیا اور عرض کیا کہ حضور یہ بھائی شہاب الدین بیعت کرنی چاہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ عصر کے بعد۔ اس پر میرے بھائی نے عرض کیا کہ حضور ہم پھلور میں تعلیم کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ جمعرات کے روز وہاں چھٹی ہوتی ہے اور چار بجے شام سے پہلے ہمیں وہاں پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہم شام تک ٹھہر جائیں تو غیر حاضر ہوجائیں گے۔ حضور نے فرمایا۔ بہت اچھا۔ ابھی بیعت لے لیتے ہیں اور اسی وقت بیعت لے لی.....

ایک واقعہ جو رہ گیا ہے یہ ہے کہ جب حضور گاڑی سے اتر کر مکان میں تشریف لائے تو قاضی خواجہ علی صاحب نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضور یہاں مولویوں نے حضور کی نسبت بہت کچھ غلط بیانیاں لوگوں میں مشہور کر رکھی ہیں چنانچہ ایک یہ کہ حضور کو نَعُوْذُ بِاللّٰہِ کوڑھ ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر وقت ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جرابیں اور چہرے پر نقاب رکھتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ سڑک پر کرسی بچھا دوں اور حضور وہاں تشریف رکھیں تا کہ لوگوں کو اصل حقیقت سے آگاہی ہوجائے۔ حضور نے فرمایا کہ بہت اچھا۔ چنانچہ اس مکان کے باہر برلب سڑک کرسی بچھائی گئی اور حضور اس پر تشریف فرما ہوئے۔ لوگ آتے رہے اور مصافحہ کرتے رہے۔

1905ء میں مَیں بمعیت اپنے والد صاحب مرحوم و برادران حکیم غلام محمد صاحب (شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ) و حکیم دین محمد صاحب بتقریب نکاح حکیم دین محمد صاحب قادیان گیا تھا.....

1904ء میں جب میں قادیان گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام دوران مقدمہ کرم دین بھین والے گورداسپور تشریف لے جایا کرتے تھے۔ چنانچہ میں بھی وہاں گیا۔ ..... 1906ء یا 1907ء میں مَیں بمعیت چوہدری فیروز خاں صاحب مرحوم و حاجی رحمت اللہ صاحب قادیان گیا۔

مئی 1908ء میں مَیں نے پاکپٹن سے سول سرجن صاحب منٹگمری کو اپنی ملازمت کے لئے درخواست بھیجی۔ جس نے 16/ مئی کو اپنے پیش ہونے کے لئے بلایا۔ 15/ مئی کو میں منٹگمری پہنچ گیا۔ 16/ مئی کو میں اس کے پیش ہوا۔ اس نے منظور کر کے مجھے پاکپٹن ہسپتال میں کام کرنے کی اجازت

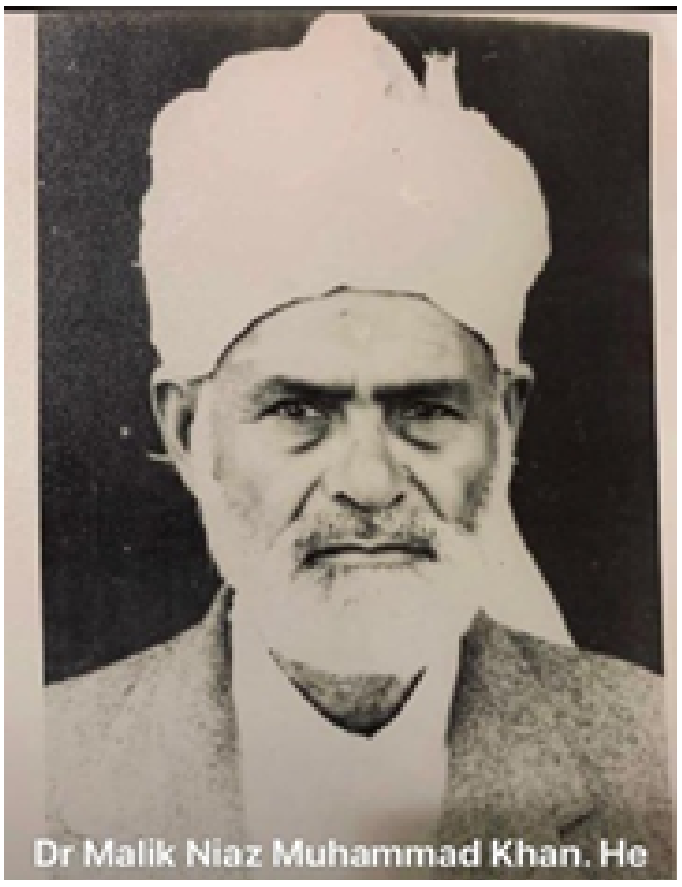

دی۔ وہیں منٹگمری میں معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ چونکہ ان دنوں منٹگمری سے پاکپٹن تک سفر یکوں پر بوجہ کچی سڑک کے نہایت دشواری سے ہوتا تھا۔ اس لئے یہ خیال کر کے کہ دشوار سفر تو کر چکا ہوں اب صرف ریل میں بیٹھ کر ہی جانا باقی ہے۔ حضرت مسیح موعود کی زیارت بڑی آسان ہے۔ اس لئے 16-17 کی رات کی گاڑی سوار ہو کر 17/ مئی صبح سویرے لاہور پہنچ گیا۔ سٹیشن سے اتر کر کیلیاں والی سڑک پر احمدیہ بلڈنگ میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام قیام فرماتے تھے پہنچ گیا۔ وہاں جاکر معلوم ہوا کہ حضور کا لیکچر امراء کے لئے مقرر ہے اور صرف امراء ہی کو داخل ہونے کی اجازت ہے۔ عام لوگوں کو داخل نہیں ہونے دیتے تھے۔ اس مکان کے دروازے پر جہاں لیکچر ہورہا تھا۔ سید محمد اشرف صاحب راہوں والے کھڑے تھے جو کہ لوگوں کو دیکھ دیکھ کر اندر داخل کرتے تھے۔ میں ان کی منت کر کے اندر داخل ہوگیا۔ ..... اس طرح 17/ مئی والا لیکچر میں نے سنا۔ پہلے جس وقت حضور تقریر فرمانے لگے تو حضور کی آواز نہایت باریک تھی۔ جس کی وجہ سے لوگ اپنی اپنی کرسیاں آگے کی طرف کھینچ رہے تھے تا کہ نزدیک ہوجائیں۔ لیکن بعد ازاں حضور کی آواز بہت بلند ہوگئی تھی .....

میرے بڑے بھائی حکیم دین محمد صاحب نے میرے لئے پشاور میں ملازمت کی تجویز کر کے غالباً 22/ مئی کو وہاں بھیج دیا۔ 23/ مئی کو وہاں پہنچا۔ وہاں کام نہ بنا۔ 24/ مئی کو میں واپس لاہور آ گیا۔ 25/ کے دن رہنے کے بعد 26/ کو حضور کی وفات ہوگئی۔

میں اپنے بھائی صاحب کے پاس ہربنس سنگھ کی حویلی میں لاہور رہتا تھا۔ بازار میں مَیں اور بھائی صاحب کسی کام کے لئے جارہے تھے کہ غالباً چودھری عبدالحئی صاحب کاٹھ گڑھ والے نے بتلایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوگئی۔ یہ خبر سنتے ہی میرا اپنا یہ حال ہوا کہ تمام بدن سن اور بے حس ہوگیا۔ کچھ منٹوں کے بعد ہوش ٹھیک ہوئی۔ اس وقت تک کہ میرے والد صاحب اور والدہ صاحبہ اور بھائی اور لڑکے اور کئی عزیز فوت ہوئے ہیں مگر ایسا صدمہ جیسا کہ حضور کی وفات کو سن کر ہوا تھا کبھی نہیں ہوا۔ میرے بھائی حکیم دین محمد صاحب کے پاس میرے علاوہ میرے تایا زاد بھائی جو کہ غیر احمدی تھے۔ اپنی لڑکی کے ساتھ جو کہ بیمار تھی معالجہ کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے۔ بھائی صاحب نے مجھے فرمایا کہ ان کی خاطر تم یہاں ٹھہرو اور میں جنازہ کے ساتھ قادیان جاؤں گا۔ میں نے کہا یہ آپ کے مہمان ہیں۔ آپ ٹھہریں یا نہ ٹھہریں میں تو جنازہ کے

بقیہ صفحہ 6 پر

خالد محمود شرما۔ کینیڈا

مغفرت کی چادر

کیڈٹ کالج پٹارو کے زمانہ طالب علمی میں ایک بھرپور ڈسپلن زندگی گزارنے کا موقعہ ملا۔ صبح وقت پر جاگنے سے لے کر رات کو سونے تک کی تمام روٹین گھڑی کی ٹک ٹک سے بندھی ہوئی تھی۔ رات کو جب سونے کا وقت ہوتا تو عین دس بجے ہاسٹل کے تمام کمروں کی لائٹ آف کرنے کی صدا بلند ہونے کے ساتھ ہی کمروں میں اندھیرا چھا جاتا اور ہم دن بھر کے تھکے ہارے بستر میں جاتے ہی خواب آغوش کے مزے لوٹنے لگتے۔ جب بھی امتحانات کے دن نزدیک آتے تو ہمیں اپنے پرچوں کی تیاری کی غرض سے اپنی مرضی کے وقت پر سونے کی سہولت میسر آجاتی۔ تمام ہاسٹلز (جن کو کیڈٹ کالج میں ہاؤسز کہا جاتا ہے) روشنیوں سے جگمگا رہے ہوتے جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ ہر کیڈٹ امتحان کی تیاری میں جاگ رہا ہے۔ ہر روم میٹ میں یہ مقابلہ ہوتا اور وہ اس کے لئے جان مارتا کہ میں نے دوسرے سے بڑھ کر دیر تک جاگنا ہے اور اس سے بہتر تیاری کرنی ہے۔ اس مقابلہ کی دوڑ میں جب مجھ جیسوں کو نیند کے غلبہ سے اونگھ آجاتی اور تھوڑی دیر کے لئے کرسی پر بیٹھے وہیں میز پر سر رکھ کے سوجاتے تو اچانک جب ہڑ بڑا کے اٹھتے تو اس خیال سے فکرمند ہوتے کہ دوسرے ہم سے آگے نکل گئے ہیں اور ہم سوتے ہی رہ گئے ہیں۔ اور پھر یہ فکر ہمیں ہر روز رات کو اونگنے اور جاگنے کی کشمکش کے دوران لاحق رہتی۔

قرآن کریم کی ایک آیت کے ترجمہ پر غور کرنے کے دوران اپنی ماضی کی یادوں میں کچھ اس طرح کھویا کہ اپنی آدھی سے زیادہ گزری ہوئی زندگی ایک فلم کی طرح چلتی ہوئی دکھائی دی۔ اکثر اعمال کھوکھلے، بظاہر نیک اعمال بھی کچھ کچھ نظر آئے مگر ہاتھ پلے کچھ بھی نہیں تھا۔ مگر زیر غور آیت نے یہ تسلی دی کہ یہ نہ سمجھنا کہ تم اپنے اعمال کے زور پر کچھ حاصل کرلو گے۔ مغفرت ہی ہے جس کے نتیجے میں اعمال نظرانداز ہوجائیں گے۔ مغفرت کی چادر یہ نہیں دیکھا کرتی کہ اعمال کیسے ہیں۔ جب ڈھانپ لے گی تو ہر کمزوری کو ڈھانپ لے گی۔ جس کی وسعت کو قرآن کریم زمین اور آسمان کی وسعتوں پر محیط کرتا ہے۔ یہاں جہاں مجھ جیسے چھوٹے سے چھوٹے اور بد سے بد انسان کو خوشخبری اور تسلی کا پیغام دیا گیا ہے وہاں نیک سے نیک انسان کو بھی انکساری کا عظیم سبق سکھایا گیا ہے۔ کہ محض انسان اپنے اعمال پر اکتفا نہ کرے بلکہ خدا کی مغفرت کا طالب رہے۔

قران کریم کی وہ آیت جو اس مضمون کی تمہید کی بنیاد بنی اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

سَابِقُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَجَنَّۃٍ عَرۡضُہَا کَعَرۡضِ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ۙ اُعِدَّتۡ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ؕ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ

(الحدید: 22)

اپنے ربّ کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو اور اس جنت کی طرف بھی جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کی طرح ہے جو اُن لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اِس کو جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔

یہاں مغفرت کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اگر مغفرت کے میدان میں ہمیں اپنے سے زیادہ بڑھتے ہوئے نظر آئیں تو کوشش کرتے ہوئے مقابلہ کرے کہ سب سے آگے بڑھ جائے۔ کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ ہمارا واپسی کا وقت کب آتا ہے۔ اگر ہمارے ساتھی نے مغفرت کے حصول میں زیادہ کمائیاں کرلی ہوں اور ہمارا بلاوا جلد آجائے جبکہ ہم مغفرت کے میدان میں پیچھے بھی ہوں۔ جلدی کرو ایسی حالت میں واپسی نہ ہو کہ ابھی مغفرت نصیب نہ ہوئی ہو اگر ایسا ہوا تو اس دنیا فانی سے خالی ہاتھ کوچ کرنا پڑے گا۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ اپنے آپ کو سنبھالنے کے دن کتنے ہیں۔ جہاں آنکھیں بند ہوئیں اسی لمحے مغفرت کی چادر کا تصور بھی جاتا رہے گا۔ اس وقت کی حسرتیں کسی کام نہیں آئیں گی۔ اس سے پہلے پہلے حاصل کرلو اور اس معاملے میں تیز رفتاری سے ایک دوسرے سے بڑھ کر مغفرت کے لئے کوششیں کرلو۔ اور یہ مغفرت کا حصول محض اپنے اعمال سے حاصل نہیں ہوسکتا بلکہ یہ سراسر خدا تعالیٰ کا فضل واحسان ہے۔ چنانچہ مسلسل اپنی برائیوں سے نجات پانے اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کی سعی بلکہ سبقت لے جانے کی سعی ہی ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا موجب بنے گی۔ اگر نیک اعمال کی کے راستے پر چلتے چلتے موت بھی آجاتی ہے تو یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اپنے فضل سے ضرور ایسے شخص کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے گا۔

اسلام کا خدا کتنا بخشنہار ہے اس کی وضاحت اس روایت سے ہوتی ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے۔ اب یہ مثالیں اس لئے دی جارہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے متعلق بھی بتایا جائے کہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ فرمایا کہ اس نے ننانوے قتل کئے تھے پھر وہ توبہ کے متعلق پوچھنے کے لئے نکلا۔ ایک راہب کے پاس آکر اس نے پوچھا کہ اب توبہ ہوسکتی ہے۔ اس راہب نے کہا: نہیں اب کوئی رستہ نہیں۔ اس نے اس کو بھی قتل کردیا۔ وہ مسلسل اس کے بارے میں پوچھتا رہا کہ کیا توبہ قبول ہوسکتی ہے یا نہیں تو اسے ایک شخص نے کہا کہ فلاں بستی میں جاؤ۔ جب وہ جارہا تھا تو اس کو راستے میں موت آگئی۔ اس نے اپنے سینے کو اس بستی کی طرف کردیا۔ جب مر کے گرا تو اس طرف گرا۔ رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آگئے۔ اس کے متعلق جھگڑنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو جس میں وہ جارہا تھا حکم دیا کہ اس کے قریب ہوجا اور جس بستی سے وہ دُور جارہا تھا اسے حکم دیا کہ اس سے دُور ہوجا۔ پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ ان دونوں بستیوں کے درمیان فاصلہ کی پیمائش کرو تو وہ اس بستی سے جس کی طرف وہ گناہ بخشوانے کے لئے جارہا تھا ایک بالشت قریب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات پر اسے بخش دیا۔

(صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب 52/54حدیث نمبر: 3470)

پھر ایک اور حدیث ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے ربّ عزّ وجل کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو مجھ سے دعا نہیں کرتا اور مجھ سے امید بھی وابستہ کرتا ہے۔ پس میں اس شرط کے ساتھ کہ تُو شرک نہ کرے تجھے تیری خطائیں بخش دوں گا اگرچہ تیری خطائیں زمین کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ میں تجھے اپنی زمین بھر مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔ اور اگر تو نے آسمان کی انتہاؤں تک غلطیاں کی ہوں اور پھر تُو مجھ سے میری بخشش طلب کرے تو میں تجھے وہ بھی بخش دوں گا اور میں ذرّہ برابر بھی پرواہ نہیں کروں گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 208 مسند ابوذر الغفاری حدیث 21837 عالم الکتب بیروت 1998ء)

مغفرت کی حقیقت

ایک مومن کے لئے مغفرت کی حقیقت کیا ہے اور اسے حاصل کرنے کے لئے کیا طریق اختیار کرنا چاہئے اور کس طرح استغفار کرنی چاہئے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریّت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غَفۡر سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔ سو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مُستَغفِر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے‘‘۔ جو استغفار کرنے والا ہے اس کی جو فطرتی کمزوریاں ہیں ان کو ڈھانک لے اور مستقل استغفار سے پھر اللہ تعالیٰ ڈھانک بھی لیتا ہے۔ فرمایا کہ ’’لیکن اصل اور حقیقی معنی یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قویٰ اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بھی ہے۔ یعنی جو کچھ بنایا ہے اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے‘‘۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا اور جس طرح بنایا اس کو اپنے خاص سہارے سے محفوظ رکھنے والا بھی ہے۔ وہ قیوم بھی ہے۔ ’’پس جب خدا کا نام قیوم بھی ہے یعنی اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا۔ اس لئے انسان کے لئے لازم ہے جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیومیت کے ذریعہ بگڑنے سے بچاوے‘‘۔

(عصمت انبیاء، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 671)

پس انسان کے لئے ایک طبعی ضرورت تھی جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے۔ اس بگڑنے سے بچانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کی قیومیت سے حصہ لینے کے لئے اپنی روحانی حالتوں کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے کیا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ استغفار کرو۔

برائی سے بچنا اور توبہ کا حصول

ایسی سچی توبہ کس طرح حاصل ہو جو برائیوں سے دور رکھے اس بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

’’توبہ کرنے اور برائیوں سے بچنے کے لئے کچھ ضروری باتیں ہیں کچھ عمل ہیں کچھ محنت ہے کچھ طریقے ہیں جن پر عمل کرنا ہوگا۔ ان کو کریں گے تو تبھی نتیجہ حاصل ہوگا اور برائیوں سے بچنے کے لئے دعا بھی تبھی قبول ہوگی جب کچھ عملی اقدام بھی اٹھائیں گے۔ عملی قدم کچھ نہ اٹھانا اور صرف سرسری دعا کر کے کہہ دینا کہ خدا تعالیٰ نے قبول نہیں کی اس لئے شاید یہی مرضی ہے کہ میں گناہگار ہی رہوں تو یہ غلط ہے۔ برے اعمال اور اخلاق کو اگر بہتر

کرنا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین باتیں پہلے خود انسان کرے پھر دعا کرے تو یہ دعا مددگار ہوتی ہے اور برائیاں پھر چھوٹ جاتی ہیں۔ اور سچی توبہ کے لئے جیسا کہ میں نے حوالے میں پڑھا، آپ نے فرمایا کہ پہلی بات یہ ہے کہ گندے اور برے خیالات سے اپنے دماغ کو پہلے صاف کرو۔ کسی بھی برائی کی لذت کا تصور پہلے دماغ میں پیدا ہوتا ہے تب انسان اس برائی کو کرتا ہے۔ اگر دماغ میں برائی کا یا اس کی اچھائی کا یا لذت کا تصور پیدا نہ ہو اور کراہت ہو تو کبھی وہ برائی کرتا ہی نہیں۔ اور پہلے کسی بھی برائی کی لذّت کا تصور پیدا ہوتا ہے، احساس پیدا ہوتا ہے پھر انسان اس برائی کی طرف راغب ہوتا ہے۔ پس پہلا عملی قدم جو انسان کو برائیوں سے بچنے کے لئے اٹھانا ہے وہ یہ ہے کہ اپنے ذہن کو گندے تصورات یا عارضی لذات کے تصور سے پاک کرے۔ اس کی مثال آپ نے یہ دی کہ جس طرح مثلاً کسی عورت سے ناجائز تعلقات ہوتے ہیں۔ دوستیاں قائم ہو جاتی ہیں تو ایسی عورت کا اچھا تصور دماغ میں قائم کرنے کے بجائے بدصورت تصور قائم کرو۔ بجائے یہ دیکھو کہ اس میں خوبصورتی کیا ہے اور کیا کچھ خوبیاں ہیں اس کا بدصورت ترین تصور جو قائم کر سکتے ہو وہ قائم کرو۔ اس کے جو برے خصائل ہیں جو اس کی برائیاں ہیں ان کو سامنے لاؤ اور ایک ایسی شکل تصور میں قائم کرو جو سخت قسم کی مکروہ اور کریہہ شکل ہو تو تبھی اس برائی سے تم دور ہو سکو گے۔ پھر دوسری شرط یہ بتائی کہ اپنے نیک کانشنس کو بیدار کرو اور سوچو کہ میں کن برائیوں میں مبتلا ہو رہا ہوں۔ اپنے حالات پر پشیمانی اور شرمندگی کا احساس دل میں پیدا کرو۔ اگر یہ حالت ہو گی تو پھر ہی برائی سے بچ سکو گے۔ پھر فرمایا تیسری بات یہ ہے کہ ایک پکا اور مصمم ارادہ ہو کہ میں نے اب اس برائی کے قریب بھی نہیں جانا۔ اور جب اس ارادے پر قائم رہنے کی ہر وقت کوشش کر رہے ہو گے تو پھر خدا تعالیٰ سچی توبہ کی توفیق دیتا ہے اور برائیوں سے بچنے کے لئے کی گئی دعاؤں کو بھی پھر سنتا ہے۔ دعاؤں کے قبول ہونے سے پہلے یہ عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ صبح سے شام تک اور رات سے صبح تک غلط کاموں اور برائیوں میں ملوث رہے اور ایک وقت یا کسی وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کر لی کہ مجھے اس برائی سے بچا لے۔ یہ عمل ظاہر کر رہا ہے کہ دعا سنجیدگی سے نہیں کی گئی۔ وہ نیک فطرت جو کانشنس ہے جو اندر چھپا ہوا ہے اس نے کسی وقت یہ کچوکا لگا دیا کہ تمہاری یہ کیا حالت ہے کہ برائیوں میں ڈوبے ہوئے ہو۔ اس عارضی احساس سے دعا کی طرف وقتی توجہ پیدا ہو جائے اور پھر جب برائی کو سامنے دیکھے تو اس کی چاہت اس عارضی احساس کو ختم کر دے، ندامت پر حاوی ہو جائے۔ ایسی حالت تو نہ برائیوں سے مستقل بچاتی ہے نہ دعا کا حق ادا کرنے والی بناتی ہے بلکہ یہ تو دعا کے ساتھ بھی مذاق ہے اور خدا تعالیٰ کو پابند کرنے کی کوشش ہے۔ خدا تعالیٰ کسی بندے کا پابند نہیں ہے۔ پس ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش سے حقیقی فیض اگر اٹھانا ہے، اس کے انعاموں کا وارث بننا ہے، اپنی دعاؤں کی قبولیت کو دیکھنا ہے تو پھر اپنی حالتوں کی طرف توجہ کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ایسا مہربان ہے کہ ہر وقت اس کی رحمت کی چادر اپنے بندوں کو اپنی لپیٹ میں لینے کے لئے تیار ہے۔ کیا یہ بات ہم سے اس بات کا تقاضا نہیں کرتی کہ ہم خود بھی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں پر چل کر اس کی بخشش اور رحمت کو حاصل کرنے والے بنیں۔ ہم اس رحمت کو حاصل کرنے والے بنیں جو حقیقی مومنوں کو حاصل ہوتی ہے، جو اس کے پیاروں کو حاصل ہوتی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 18/ جولائی 2014ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اللہ کرے کہ ہم سب کو اپنی آخرت کو محفوظ کرنے یعنی مغفرت کی چادر میں لپٹنے کی توفیق عطا فرمائے بلکہ مغفرت مانگنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے رہیں۔ آمین

بقیہ: حضرت ملک نیاز محمدؓ...... از صفحہ 4

ساتھ ضرور جاؤں گا۔ ہمارے آپس کے اس تکرار کو دیکھ کر انہوں نے کہا کہ بھائی میں اکیلا ہی رہوں گا۔ آپ دونوں جائیں.....

امرتسر کے سٹیشن پر حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ 9 بجے کے قریب گاڑی بٹالہ پہنچی۔ جنازے والا ڈبہ اور ریزرو ڈبہ دونوں کاٹے گئے۔ حضرت ام المومنین اور دیگر خاندان مسیح موعود علیہ السلام کے لوگوں کو ڈبہ سے نکال کر پلیٹ فارم پر اتارا گیا اور اسٹیشن کے پاس ٹھہرایا گیا۔ ہم لوگوں کے پہرے مقرر کئے گئے جو کہ ہم نے باری باری ادا کئے۔ پچھلی رات حضور کا جنازہ صندوق سے نکال کر ایک چارپائی پر جس کو لمبے لمبے بانس بندھے ہوئے تھے اٹھایا گیا اور قادیان کو لے کر روانہ ہوئے۔

غالباً نماز ظہر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حضرت خلیفہ اول نے نماز جنازہ پڑھائی۔ میاں سلطان احمد صاحب بھی آچکے تھے۔ اتفاق سے مرزا سلطان احمد صاحب جنازہ میں میرے ساتھ کھڑے تھے۔ میں نے دیکھا کہ وہ بہت رو رہے تھے۔ جنازے کے بعد حضرت خلیفہ اول قبر پر تشریف لے گئے چونکہ آپ پر بعد بیعت ایک قسم کا ضعف ہو گیا تھا اس لئے قبر کے نزدیک چارپائی پر تاوقتیکہ قبر درست نہیں ہوئی۔ لیٹے رہے۔ قبر میں جو تابوت رکھا گیا تھا وہ وہ نہیں تھا جو لاہور سے برف والا تابوت لایا گیا تھا بلکہ وہ اور ایک مضبوط تابوت تھا۔ جس کے اوپر قبر میں رکھ کر جو پھٹے لگائے گئے وہ بڑے مضبوط تھے۔ غالباً ایک شہتیری کو چیر کر وہ بنائے گئے تھے۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد 3 صفحہ 226 - 239 الفضل 10/ جولائی و 12/ جولائی 1942ء)

آپ نے اپنی زیادہ تر عمر ضلع ساہیوال میں ہی گزاری۔ جیسا کہ روایات میں بیان ہوا کہ آپ 1908ء میں بسلسلہ ملازمت اس علاقے میں آگئے تھے، یہاں آنے کے بعد آپ نے افراد جماعت کو منظم کرنا شروع کیا، اسی سلسلے میں آپ نے اخبار بدر میں اعلان کرایا: ’’پاک پٹن میں خدا کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے انجمن احمدیہ قائم کی گئی ہے، وہ اصحاب جو اس ضلع میں ہیں اور کسی اور انجمن میں شامل نہیں ہیں وہ اس میں شامل ہو کر واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا کے پاک ارشاد کے نیچے آجاویں۔ والسلام نیاز محمد احمدی کمپونڈر سیکرٹری انجمن احمدیہ پاک پٹن۔‘‘ (بدر 28/ نومبر 1912ء صفحہ 2 کالم 3) قادیان کے حالات کے بہت مشتاق رہتے تھے، ایک مرتبہ آپ نے ایڈیٹر اخبار بدر کو لکھا: ’’بدر میری جان کی غذا ہے۔‘‘

(بدر 11/ اپریل 1912ء صفحہ 5)

وصیت کے ریکارڈ کے مطابق آپ چک 119/ 7-DR نزد کسووال ضلع ساہیوال میں بھی مقیم رہے۔ آپ نے 12/ دسمبر 1967ء کو وفات پائی اور بوجہ موصی (وصیت نمبر 940) ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ خبر وفات دیتے ہوئے آپ کے بیٹے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے یکے از درویشان قادیان نے لکھا:

’’افسوس کہ والد صاحب حضرت ملک نیاز محمد صاحب 12/ دسمبر کو بمقام ساہیوال مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا۔ آپ صحابی ابن صحابی تھے۔ ایک وقت میں پاک پٹن (ضلع منٹگمری) صرف آپ واحد احمدی تھے پھر جماعت پیدا ہونے پر عرصہ تک اس کے سیکرٹری مال رہے۔ خلافت ثانیہ کے قیام پر فوراً بیعت کی توفیق پائی تھی..... بہت دعائیں کرنے والے اور صاحبِ کشف و الہام تھے۔‘‘

(اخبار بدر قادیان 21/ دسمبر 1967ء صفحہ 4)

آپ کی اہلیہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ نے 14/ دسمبر 1964ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

آپ کی اولاد میں سات بیٹے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان، ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب، ملک رحمت اللہ صاحب، ملک برکت اللہ صاحب، ملک عصمت اللہ صاحب، ملک حشمت اللہ صاحب، ملک ذکاء اللہ صاحب اور دو بیٹیاں عزیزہ بیگم صاحبہ اور امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ تھیں۔

(نوٹ: آپ کی تصویر آپ کے پوتے مکرم ملک صفی اللہ خان صاحب آف ٹورانٹو نے مہیا کی ہے فجزاہ اللّٰہ احسن الجزاء)

بقیہ: آؤ! اُردو سیکھیں ... از صفحہ 8

فلسفہ کا ماہر ہو۔ فلسفہ یونانی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں علم سے محبت۔ فلسفہ اپنی ذات میں برا نہیں ہے لیکن جیسے کسی بھی شے کو حرف آخر سمجھ لینا انسان کو ہمیشہ تباہ کرتا آیا ہے اسی طرح فلسفہ، سائنس اور عقل انسان کے دشمن بن جاتے ہیں جب وہ صرف انہی کو تمام سچائیوں تک پہنچنے کا ذریعہ اور انہیں کو تمام سچائیوں کا مجموعہ سمجھ لیتا ہے۔ تاہم اگر انسان حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لاکر اس سچائی کو سمجھ لے کہ یہ تمام علوم سچائی تک پہنچنے میں محض مددگار ہیں تو وہ ان سے بہت فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اس کی بلا کو: یعنی کسی بات یا صلاحیت کا کسی شخص میں ہونے کا امکان صفر ہونا۔

برہان اور دلیل اور حجت اور قیاس: argument/evidence/ reasoning

بیراہی: گمراہی، بے راہ، بد چلنی وغیرہ۔

بزرگ شہرت: universally known concept

خبث باطن: اندرونی ناپاکی جو کثرت گناہ، باغیانہ روش اور تکبر سے پیدا ہو جاتی ہے۔

خدادانی کے دریا کا ناخدا: یعنی وہ علوم جن کے ذریعے خدا تعالیٰ تک پہنچا جا سکتا ہے ان علوم کی کنجی الہام یعنی سلسلۂ نبوت و خلافت ہے۔ ناخدا یعنی ملاح اور خدادانی یعنی ہستی باری تعالیٰ کا عرفان۔ سادہ الفاظ میں یہ سمجھ کہ اللہ تعالیٰ کو کیسے پایا جا سکتا ہے۔

آثار فیض سے بے بہرہ: یعنی خدا تعالیٰ کی صفات جس طرح سے نظام دنیا میں کام کر رہی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا بہترین ثبوت ہیں مگر نبوت و خلافت کے بغیر ان صفات کی نظام دنیا میں کاریگری اور عمل دخل یقین کی حد تک دکھائی نہیں دیتا۔

فاسد اور جذام خوردہ: بیمار اور تباہ حال۔ جذام ایک خطرناک متعدی بیماری ہے، کوڑھ leprosy

مرسلہ: ابو سلطان

ردِ کفارہ اور تثلیث کے متعلق دو دلچسپ واقعات

بچوں کی پاک فطرت اور کفارہ کا عقیدہ

یہ ہمارے گھر میں رونما ہونے والا ایک حقیقی واقعہ ہے جو شاید کبھی نہ کبھی ہر گھر میں ضرور رونما ہوا ہوگا۔ قصہ کچھ یوں ہے کہ میرا بیٹا (جس کی عمر اس وقت چار سال کی تھی) اور بڑی بیٹی (جس کی عمر اس وقت چھ سال کی ہوگی) دونوں کمرے میں کھیل رہے تھے۔ ایام طفولیت میں کھلونوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے ایک دوسرے سے اپنی پسندیدہ چیز کھینچنا اور ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ دوڑ تو عام سی بات ہے۔ ایسا ہی کچھ معاملہ ان دونوں بچوں کے درمیان بھی چل رہا تھا کہ اچانک بات ایک دوسرے کو دھکا دینے تک پہنچ گئی۔ بڑی بہن نے بڑے ہونے کے ناطے چھوٹے بھائی پر رعب ڈالنا چاہا اور دھکا دے کر میرے پاس آ کھڑی ہوئی۔ بیٹے نے بدلہ لینے کا ارادہ کیا اور آگے بڑھا تو میں نے پیار سے اس کو اپنی گود میں بٹھایا اور سمجھانے کی کوشش کی کہ آپ لڑکے ہو اور مرد ہو۔ لڑکوں کا لڑکیوں سے بھلا کیا مقابلہ ہوتا ہے۔ بہنیں تو کمزور ہوتی ہیں اور بھائی مضبوط جسم کے مالک ہوتے ہیں۔ میں بھی لڑکا ہوں اور آپ بھی لڑکے ہو۔ اس لئے آپ مجھے دھکا دے لو اور حساب برابر کر لو۔ نہایت برجستہ طور پر وہ کہنے لگا کہ میں تو اسی کو دھکا دوں گا جس نے مجھے دھکا دیا ہے۔

اس کا جواب سن کر میں اس زور سے ہنسا کہ وہ دونوں بچے بھی ہنسنے لگے کیونکہ میرے ذہن میں فوری طور پر یہ خیال آیا کہ ایک معصوم بچہ بھی اتنی عقل کا مالک ضرور ہوتا ہے کہ اس نے اسی سے بدلہ لینا ہے جس نے قصور کیا ہے لیکن عیسائی حضرات دنیا بھر کے گناہگاروں کے گناہوں کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام جیسے نیک، مطہر خدا کے فرستادہ اور نبی کا کفارہ پیش کرنے کا عقیدہ رکھتے ہیں، جس عقیدہ کو مان لینے سے ہی ان سب کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور حضرت مسیح کو ان کی جگہ صلیب پر لٹکا دیا گیا۔ گویا خدا نے (نعوذباللہ) ایک نیک اور اپنے برگزیدہ کو گناہگاروں کے گناہوں کے سبب سے صلیب پر لٹکا دیا۔

شکر ہے کہ ہمیں جس خدا کا تعارف اسلام نے کروایا ہے وہ ایسا ظالم نہیں کہ ایسے لا یعنی عدل کی خاطر یعنی گناہ کی پاداش میں ضرور کسی کو سزا دینے کا پابند ہو خواہ وہ سزا کسی بے قصور کو ہی ملے۔ بلکہ ہم تو اس خدا کے ماننے والے ہیں جو مالک الناس ہے یعنی انسانوں کا بادشاہ ہے اور کسی ایسے عدل اور انصاف کے لئے مجبور یا پابند نہیں ہے بلکہ فرماتا ہے کہ میری رحمت ہر ایک چیز پر وسیع ہے۔ پھر انسان جو ایک مشت خاک ہے اس کے گناہ خواہ کتنے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں وہ اس پیارے خدا کی رحمت پر حاوی کیونکر ہو سکتے ہیں۔

تثلیث کے متعلق ایک کیتھولک سکالر سے گفتگو

گزشتہ سال ایک دوست آسٹریا کے ملک سے تشریف لائے جو جرمنی کا ہمسایہ ملک ہے۔ موصوف کا نام Mr. Alexander تھا اور وہاں مقیم ایک دوست کے توسط سے ہمارے مہمان بنے۔ انتظامیہ کی طرف سے ہدایت ہوئی کہ ان کی رہائش اور سیر و تفریح کے لئے خاکسار کو متعین کیا گیا ہے۔ موصوف سے تعارف ہوا تو پتہ چلا کہ وہ دنیا کے 70 سے زائد ملکوں کی سیر کر چکے ہیں اور ابھی یہ سلسلہ پوری آب و تاب سے جاری رکھنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔ موصوف چونکہ انگریزی زبان میں بات کرتے تھے اس لئے خاکسار نے ان کو اپنے شہر کی سیر کروائی اور خاص مقامات بھی دکھائے اور انگریزی میں تعارف کرواتا رہا۔ بعض مقامات کی سیر کی فہرست انہوں نے پہلے سے اپنے موبائل میں تیار بھی کر رکھی تھی۔ خاص کر طلوع و غروب آفتاب کے وقت دریا پر جا کر تصویر کشی سر فہرست تھی۔

موصوف سے دو سے تین دن میں کافی بے تکلفی ہو گئی اور کئی موضوعات زیر بحث رہے اور یہ سب گفتگو انگریزی میں ہی ہوتی رہی (انگریزی میں گفتگو کا اظہار ایک خاص وجہ سے یہاں کرنا ضروری ہے جو آخری سطور میں سمجھ آ جائے گا)۔

خاکسار نے موصوف سے جب بھی تثلیث (Trinity) کے عقیدہ پر بات شروع کی تو باوجود اس کے کہ انہوں نے کیتھولک ازم میں پی ایچ ڈی کی ہوئی تھی، بات کا رخ کسی اور طرف موڑ دیتے۔ بالآخر جب انہوں نے واپسی کا عندیہ دیا تو خاکسار کو ایک ترکیب سوجھی کہ کیوں نہ ان سے سیر و تفریح کے حوالہ سے کسی پہیلی کے ذریعہ سے اصل بات کا پتہ لگوایا جائے۔ اس خیال کے آتے ہی خاکسار نے انگریزی میں ایک طویل سوال لکھ کر انہیں بھیجا اور درخواست کی کہ ہماری دوستی اور ان کی سیر و تفریح کے وسیع تجربات سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے یہ سوال آپ کو بھیج رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ ضرور راہنمائی فرمائیں گے۔

سوال کچھ یوں تھا کہ اگر ہم دونوں کو بغرض سیر و تفریح کسی بسوں کے اڈہ سے تین میں سے کسی ایک بس کا انتخاب کرنا پڑے تو کون سی بس کا انتخاب کریں۔ پہلی بس کا ایک ہی ڈرائیور ہے اور اس کے پاس اس بس کا مکمل کنٹرول ہے۔ دوسری بس کے دو ڈرائیور ہیں اور دونوں آزادانہ رنگ میں بس کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔ جس سے ہمیں خطرہ ہو سکتا ہے۔ ایک تیسری بس بھی ہے جس کے تین ڈرائیور ہیں اور تینوں اس کو کنٹرول کرنے میں پوری طرح سے آزاد ہیں اور کسی ایک کی غلطی سے سخت حادثہ ہو سکتا ہے۔

آپ کی رائے میں ہم دونوں کو کس بس میں سوار ہونا چاہئے۔

اول تو کئی گھنٹے گزر جانے پر بھی موصوف نے اس سوال کا جواب نہ دیا۔ پھر جب جواب موصول ہوا تو اس میں لکھا تھا کہ آپ کی انگریزی کی مجھے کچھ زیادہ سمجھ تو نہیں آئی (حالانکہ گزشتہ دنوں میں بہت بے تکلفی رہی) تاہم جو سمجھ آئی ہے اس کے مطابق میرا خیال ہے کہ پہلی بس میں سفر کرنا زیادہ محفوظ اور خطرہ سے باہر ہے۔

اس کے جواب میں خاکسار نے ان کو لکھا کہ حیرت ہے کہ چند کلو میٹر کے سفر کے لئے ایک صاحب تجربہ جو سیر و سیاحت کو خوب جانتا ہے ایسی بس کا انتخاب کرے جس کا ایک ہی ڈرائیور ہو اور پوری کائنات کے نظام کو چلانے کے لئے تین خداؤں پر ایمان لانا ضروری قرار دیا جائے جبکہ قرآن کریم تو ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ اگر اس کائنات کے دو خدا ہوتے تو یہ تباہ و برباد ہو جاتی اور اگر عیسائیت کے مطابق تینوں خدا الگ الگ طریق پر خدائی میں مصروف ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ کوئی خدا بھی پوری طرح سے اس کائنات کو چلانے پر قادر نہیں ہے اور جزوی حیثیت رکھتا ہے۔

اس لئے آپ کی بہتری کے لئے درخواست کرتا ہوں کہ تثلیث کی بجائے دنیا اور آخرت دونوں میں توحید کو ماننا عند العقل اور عقیدہ کے لحاظ سے سب سے بہتر ہے۔

بلا تبصرہ

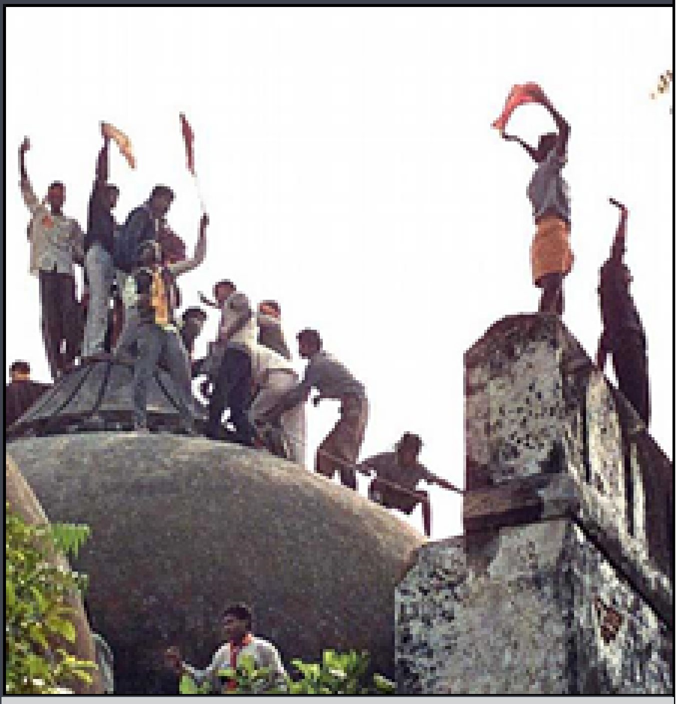

بابری مسجد بھارت میں شہادت کا منظر

احمدیہ ہال کراچی کے مینار شہید کرنے کا منظر

عاطف وقاص۔ ٹورنٹو کینیڈا

آؤ! اُردو سیکھیں

سبق 77

مرکب صفات

Compound adjectives

اس سبق کا پہلا لاحقہ ہے گو۔ جب یہ لفظ بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی ہوتے ہیں ''کہنے والا'' اس کا تعلق لفظ گویائی سے ہے یعنی بولنا، گفتگو کرنا، کلام کرنا وغیرہ۔ اس لاحقے سے بننے والی مرکب صفات کی مثالیں ملاحظہ ہوں: راست گو یعنی سچ بولنے والا، سچا انسان۔ راست یعنی سچی، سیدھی اور کھری بات کرنے والا۔ راست کا استعمال آبرو شاہ مبارک کے اس شعر میں دیکھیے:

غم کے پیچھو راست کہتے ہیں کہ شادی ہووے ہے
حضرت رمضان گئے تشریف لے، اب عید ہے

یعنی سچ کہتے ہیں کہ غم کے بعد خوشی آتی ہے۔ دیکھو رمضان المبارک کا اختتام ہوا جو کہ صبر اور مجاہدے کا مہینہ ہے اور اب عید آئی ہے۔

دروغ گو یعنی عادتاً، ارادۃً اور جان بوجھ کر جھوٹ بولنے والا، کاذب۔ کم گو یعنی کم بولنے والا، خاموشی کو پسند کرنے والا۔ کلمہ گو یعنی کلمہ پڑھنے والا۔ ایک مسلمان۔ ہجو گو: یعنی کسی کی برائی اور مذمت میں شعر کہنے والا یہاں ہجو عربی لفظ ہے۔ عیب گو یعنی برائی بیان کرنے والا، یہاں عیب عربی لفظ ہے۔ بیہودہ گو یعنی گندی، غیر مہذب، غیر معیاری گفتگو کرنے والا، گالیاں دینے والا foul-mouthed۔ یاوہ گو یعنی بیہودہ اور نامعقول باتیں کرنے والا اس صفت میں لفظ (یاوہ) ترکی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں بے اصل بات یا شے، لغو بات، انہیں معنوں میں فضول گو، بدگو، پوچ گو وغیرہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ قصیدہ گو یعنی شعر یا نثر poetry/ prose میں کسی کی تعریف کرنے والا اس عمل کو مدح سرائی بھی کہا جاتا ہے اور اسی سے حمد ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جائے۔ داستان گو یعنی ایسا شخص جس کا پیشہ یا مشغلہ قصے کہانیاں سنانا ہو۔ عام طور پر ایسے لوگوں نے بہت سے قصے یاد کیے ہوئے ہوتے ہیں البتہ بعض داستان گو اپنے حافظے یعنی یادداشت کے ساتھ ساتھ تخلیقی صلاحیتوں سے بھی کام لیتے ہیں اور کہانی کو اس طرح بیان کرتے ہیں گویا منظر کشی کر رہے ہوں اور سننے والا لاشعوری طور پر وہ مناظر دیکھنے لگتا ہے۔ بادشاہت، جاگیرداری اور نوابیت کے دور میں ایسے لوگ باقاعدہ اجرت پر ملازم رکھے جاتے تھے اور ان کا کام حکمرانوں اور امرا کے اعصابی تناؤ کو کم کر کے انہیں نیند کی وادیوں میں دھکیلنا ہوتا تھا جس میں وہ بہت کامیاب تھے۔ دعا گو یعنی دعا کرنے والا، دعا دینے والا، بھلائی چاہنے والا well-wisher یہ مرکب صفت خط و کتابت میں کثرت سے استعمال ہوتی ہے۔

جُو: مرکب صفات میں جزو آخر کے طور پر آتا ہے اور اس کے معنی ہیں: تلاش کرنے والا۔ اس سے بنی والی صفات دیکھتے ہیں۔

بہانہ جُو یہ صفت برے معنوں میں استعمال ہوتی ہے یعنی دھوکے باز جو محض جھوٹے بہانے بناتا ہو seeking pretext۔ نکتہ جُو یعنی علمی اور گہری باتیں تلاش کر کے بیان کرنے والا، لطیف اور عمدہ کلام کرنے والا۔ مہم جُو مشکل کام کر گزرنے والا مشکل پسند، خطرات سے کھیلنے والا adventurer چارہ جُو تکلیف یا مشکل سے نکلنے کی تدبیر کرنے والا، طبیب، معالج healer/ one who knows cure

عزیز لکھنوی اپنے اس شعر میں چارہ جو کا استعمال کرتے ہیں:

یہ مشورہ ہیں بہم اٹھے ہیں چارہ جو کرتے
کہ اب مریض کو اچھا تھا قبلہ رو کرتے

یعنی مریض قابل علاج نہیں رہا پس علاج کرنے والے طبیب یا ڈاکٹرز آپس میں یہ مشورہ کر رہے ہیں کہ اب اس مریض کو حوالہ باخدا کیا جانا ہی بہتر ہے۔ مسلمان میت کو جب قبر میں لٹاتے ہیں تو اس کا منہ قبلے کی طرف کرتے ہیں۔

(فقہ احمدیہ جلد 1 صفحہ 241)

حیلہ جُو اسے حیلہ باز اور تدبیر ساز بھی کہتے ہیں اور اس کے معنی ہیں مکّار، فریبی، دغاباز وغیرہ البتہ حیلہ کرنا اچھے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے اور اس کے معنی ہوتے ہیں دنیا کے کاموں میں کوشش کرنا، ترکیب استعمال کرنا وغیرہ۔ عیب جُو یعنی چیزوں اور انسانوں کی کمزوریاں اور نقائص کی تلاش کر کے انہیں بڑھا چڑھا کر بیان کرنا۔ خدا جُو یعنی خدا تعالیٰ کی تلاش کرنے والا طالب حق، محقق۔ حق جُو یعنی سچائی کی تلاش کرنے والا، نیکی اور راستی کی کھوج کرنے والا۔ دل جُو یعنی دِلداری کرنے والا، پیارا، محبوب، مرغوب، دل آویز، دل پزیر حسین، خوبصورت، دلکش۔ صلح جُو یعنی میل جول سے رہنے والا، لڑائی جھگڑا کو ناپسند کرنے والا، صلح پسند۔ جست جُو یعنی تلاش کرنا، ڈھونڈنے کا عمل، تحققات، کھوئی ہوئی شے کی تلاش کرنا Quest/ curiosity۔

فیض احمد فیض جستجو کا استعمال اپنے اس شعر میں کرتے ہیں:

نہیں نگاہ میں منزل تو جستجو ہی سہی
نہیں وصال میسر تو آرزو ہی سہی

یعنی اگر منزل یا مراد تک پہنچنا ممکن نہیں ہے تو بھی کوشش کرتے رہنا چاہئے کیونکہ ملاقات کی سچی خواہش بھی گویا ملاقات ہی ہے۔ یہ ہمارے رسول کریم ﷺ سے ملاقات کی آرزو ہی تھی جس نے حضرت اویس قرنیؓ کو اسلامی تاریخ میں ایک اعلیٰ مقام عطا کیا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

الہام الٰہی کی برکتیں اور وحی اللہ کے آفتاب کی شعاعیں ہیں جنہوں نے خدا کی ہستی کو شہرہ آفاق کر دیا ہے اور جن کی متواتر بارشوں نے اقرار ہستی الٰہی کو لاکھوں خدا ترس روحوں میں مضبوطی سے جما دیا ہے اور کروڑہا دلوں پر ایک بزرگ اثر ڈال رکھا ہے پس چونکہ اسی کی مستحکم اور قدیمی شہادتوں کی بلند آوازوں سے ہر ایک انسان کی قوت سامعہ بھر گئی ہے اور ہر ایک عصبہ ساعت کی تمام تاروپود میں وہ دلربا آوازیں ایسی سرایت کر گئی ہیں کہ ایک نادان اور اُمّی آدمی کہ جو عقل کے نام سے بھی واقف نہیں اور نہ یہ جانتا ہے کہ دلائل کیا چیز ہیں اگر خدا کی ہستی کے بارہ میں سوال کیا جائے کہ آیا وہ موجود ہے یا نہیں تو ایسے سائل کو وہ نہایت درجہ کا احمق جانتا ہے اور خدا کی ہستی پر ایسا پختہ اعتقاد رکھتا ہے کہ اگر تمام مجرد عقل پرست ایک طرف رکھے جائیں اور دوسری طرف اس کو رکھا جائے تو اس کے یقین کا پلہ بھاری ہو اور لطف یہ کہ معقولیوں اور فلسفیوں کی طرح ایک دلیل بھی اسے یاد نہیں ہوتی بلکہ اس کی بلا کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ برہان اور دلیل اور حجت اور قیاس کسے کہتے ہیں غرض انہیں برکتوں کے سہارے سے برہمو سماج والے بھی باوجود سخت بیراہی اختیار کرنے کے اب تک کسی قدر خدا کی ہستی کے قائل ہیں اور خدا کے موجود ہونے کی بزرگ شہرت نے ان کے خیالات کو بھی آوارہ گردی سے تھام رکھا ہے۔ پس اگرچہ کوئی اپنے خبث باطن سے الہام الٰہی کا شکر گزار نہ ہو مگر درحقیقت اسی کے قوی ہاتھ اور پرزور بازو سے یقین اور صدق کی کشتی چل رہی ہے اور وہی خدادانی کے دریا کا ناخدا ہے اور اگر دہریہ اس کے آثار فیض سے بے بہرہ رہے ہیں تو یہ اس کا قصور نہیں بلکہ خود دہریہ اس شخص کی طرح ہیں کہ جو اپنی فطرت سے اندھا اور بہرہ ہو یا اس عضو کی طرح ہیں جو فاسد اور جذام خوردہ ہوگیا ہو۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 348-350)

اقتباس کے مشکل الفاظ اور نکات کے معنی

الہام الٰہی کی برکتیں اور وحی اللہ کے آفتاب کی شعاعیں: خدا تعالیٰ کے انبیاء، خلفاء اور اولیاء کا ہر زمانے اور ہر دور میں انسان کی رہنمائی کرنا۔

شہرہ آفاق: دنیا میں مشہور، ہر مذہب، ثقافت اور معاشرے میں خدا تعالیٰ کا تصور موجود ہونا۔

متواتر: مسلسل، بلا توقف، لگاتار، پیہم۔ Continuously/ successively

خدا ترس: خدا سے ڈرنے والا، متقی۔ God-fearing

خدا ترس روحوں میں مضبوطی سے جما دیا ہے اور کروڑہا دلوں پر ایک بزرگ اثر ڈال رکھا ہے: یعنی ہر نیک انسان لاشعوری طور پر خدا تعالیٰ کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے کیونکہ انبیاء کی تعلیمات کا اثر نسل در نسل انسانی دل و دماغ پر رہتا ہے گویا وہ اس کے خون میں ہو، چاہے وہ شعوری ہو یا لاشعوری اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا تصور دنیا کے ہر اس گوشے میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے جہاں کوئی انسانی گروہ آباد ہے۔

مستحکم اور قدیمی شہادتوں کی بلند آوازیں: یعنی تاریخی اعتبار سے سلسلہ وار الہامی تعلیمات اور ان کی تصدیق کرنے والے گواہان موجود ہیں اس لئے خدا تعالیٰ کی ہستی کا تصور انسان کے وجود کا لازمی حصہ بن گیا ہے۔

قوت سامعہ بھر گئی ہے: یعنی انسان میں جینیاتی، جبلتی اعتبار سے خدا تعالیٰ کی آواز موجود ہے۔

عصبہ ساعت: انسانی جسم کے وہ پٹھے جو آواز سننے کے عمل میں کام آتے ہیں۔

تاروپود: تانا بانا، نظام structure

مجرد عقل پرست: rationalists

پلہ: ترازو کا ایک حصہ scale pan

معقولی اور فلسفی: rationalist and Philosopher

معقولی وہ لوگ جو سچائی تک پہنچنے کا واحد ذریعہ عقل انسانی Human Intelligence کو ہی سمجھتے ہیں۔ فلسفی وہ شخص جو علم

بقیہ صفحہ 6 پر

فہیم احمد

صحت مند گردہ ایک نعمت خداوندی ہے

اللہ تعالیٰ کی دنیا میں بہت سی قدرتیں ہیں اور جیسے جیسے انسان ان سے آشنا ہو رہا ہے تو زبان اس عظیم و برتر ہستی کی تعریف کیے بغیر رہ نہیں سکتی اور انسان بے اختیار یہ پکار اٹھتا ہے کہ فتبارك الله احسن الخالقين۔ پوری کائنات کا مشاہدہ تو ایک طرف اگر صرف انسانی جسم ہی کی کنہ میں جایا جائے تو انسان کو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ کوئی نہ کوئی خالق ضرور موجود ہے جس نے اس زبردست مشینری کو بغیر کسی نمونے کے بنایا۔

گردہ جسم کا ایک بہت اہم جزو ہے۔اس کو انگریزی میں kidney اور renalis اور nephric بھی کہتے ہیں۔یہ دو لوبیا کی شکل کے اعضاء ہیں ان کا کام خون میں پیدا ہونے والے غیر ضروری اجزاء کو خون سے الگ کر کے پیشاب کی شکل میں جسم سے خارج کرنا ہے۔میڈیکل کی وہ شاخ جس میں گردوں کے متعلق پڑھا جاتا ہے Nephrology کہلاتی ہے۔

انسانی جسم میں گردے ریڑھ کی ہڈی کے دونوں اطراف پیٹ کے پچھلے حصے یعنی کمر کی دیوار کے ساتھ ہوتے ہیں۔دایاں گردہ جگر کے نیچے اور بایاں spleen کے نیچے واقع ہوتا ہے۔گردے کے سر پر ٹوپی نما ایک غدود ہوتی ہے جسے طب میں کلاہ گردہ اور انگریزی میں adrenal gland کہتے ہیں یہ ہارمونز خارج کرتی ہے۔دایاں گردہ بائیں کی نسبت تھوڑا نیچے ہوتا ہے کیونکہ دایاں گردہ جگر کی سب سے بڑی لوب کے نیچے ہوتا ہے اس کے بوجھ کی وجہ سے یہ ہلکا سا نیچے کو سرکا ہوا ہوتا ہے۔

رینل آرٹری

وہ رگ جو فاسد مادوں والا خون گردہ میں صاف کرنے کے لیے لے کر آتی ہے۔

رینل وین

وہ رگ جو گردوں سے فلٹر شدہ خون واپس دل تک لے کر جاتی ہے۔

یوریٹر

وہ نالی جو خون سے نکالے گئے فاسد مادوں کو پیشاب کی شکل میں گردے سے نکال کر مثانے تک لے جاتی ہے۔

پیلوس

گردے کے اندر جہاں پیشاب بن کر جمع ہوتا ہے اور یہیں سے پیشاب یوریٹر میں آتا ہے۔

کورٹیکس

اس حصے میں خون کی انتہائی باریک وریدیں capillaries اور خون صاف کرنے والے فلٹر کے زیادہ تر حصے جیسے corpuscles اور tubules ہوتے ہیں۔

میڈولا

اس میں tubule کا وہ حصہ جسے لوپ آف ہینلے کہتے ہیں ہوتا ہے اور میڈولا ہی میں فلٹر شدہ غیر ضروری اجزاء ducts کے ذریعے جاتے ہیں۔

نیفرون

فلٹر جو خون کو صاف کرتا ہے فاسد اور نقصان دہ مادے الگ کرتا ہے اور وہ اجزاء جو جسم کے لیے ضروری ہیں خون میں جذب کرتا ہے نیفرون کہلاتا ہے۔ہر ایک گردہ میں یہ چھوٹے چھوٹے فلٹرز لاکھوں کی تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔

گلومرولس

خون کی چھوٹی وریدوں کا جھرمٹ یا جال جو ہر ایک فلٹر کا انتہائی اہم حصہ ہوتا ہے۔یہاں خون کے اصل اجزاء الگ اور پانی اور نمکیات اور دیگر اجزاء الگ ہو جاتے ہیں۔

ہر منٹ 1200 ملی لیٹر خون دونوں گردوں میں صفائی کے لئے جاتا ہے، اور اسی طرح ایک دن میں 1700 لیٹر خون صاف کرتا ہے۔

خون کے صاف ہونے کا یہ عمل بہت سارے چھوٹے فلٹرنگ اکائیوں میں ہوتا ہے، جسے نیفران کہا جاتا ہے۔

ہر گردہ میں تقریباً ایک ملین نیفران ہوتا ہے اور ہر نیفران glomerulus اور tubule سے مل کر بنتا ہے۔

گلومرولس چھوٹے درجے کے فلٹر ہیں۔پانی یا اس طرح کے چھوٹے مادوں کو بڑی آسانی کے ساتھ اس کے ذریعے فلٹر کیا جا سکتا ہے لیکن خون کے لال خلیات، سفید خلیات اور پلیٹلیٹس وغیرہ ان پوروں سے نہیں گزر سکتے اسی لیے ایک صحت مند انسان کے پیشاب میں بڑے سائز کے مادے نہیں ہوتے۔

پیشاب کی تشکیل کا پہلا مرحلہ گلومروس میں ہوتا ہے جہاں ایک منٹ میں 125 ملی لیٹر پیشاب فلٹر اور صاف ہوتا ہے اس طرح چوبیس گھنٹے میں 180 لیٹر پیشاب بنتا ہے۔اس میں صرف مواد فضلہ، معدنیات اور زہریلے مواد ہی نہیں ہوتے، بلکہ اس میں گلوکوز اور دیگر مفید مواد بھی ہوتے ہیں۔

گردہ دوبارہ جذب کرنے کے عمل کو بڑی خوبی سے انجام دیتا ہے۔180 لیٹر سیال مادہ جو ٹیوبل میں جاتا ہے، اس میں 99 فیصد سیال مادہ بڑی خوبی سے دوبارہ جذب ہو جاتا ہے اور باقی ایک فیصد پیشاب کی شکل میں باہر نکل جاتا ہے۔

اس بہترین عمل کے ذریعے تمام ضروری مادے اور 178 لیٹر سیال مادہ دوبارہ ٹیبول میں جذب ہو جاتا ہے اور صرف ایک یا دو لیٹر کی صورت میں پانی، مادہ فضلہ، اضافی معدنیات اور دوسرا نقصان دے مواد باہر نکل جاتا ہے۔

گردے کے کام

1۔فاضل اور اضافی مادے کو ہٹانا

ہمارا کھانا پروٹین پر مشتمل ہوتا ہے جو ہمارے جسم کے لئے انتہائی ضروری ہے۔جو پروٹین ہمارا جسم استعمال کر لیتا ہے وہ فضلہ بناتا ہے اور ان مادہ فضلہ کا جمع ہونا جسم کے لئے زہر ہے۔گردہ خون کو فضلہ سے پاک کرتا ہے اور پیشاب کی شکل میں جسم سے خارج کرتا ہے۔

2۔اضافی سیال مادے کو الگ کرنا

گردہ خون میں سیال مادے کے توازن کو برقرار رکھتا ہے۔یہ توازن اضافی پانی کو جسم سے نکال کر اور جسم کے لیے پانی کی ضروری مقدار کو حاصل کر کے رکھا جاتا ہے۔جب گردہ خراب ہوتا ہے تو اضافی پانی کو باہر نکالنے کی صلاحیت کھو دیتا ہے۔

3۔معدنیات کا توازن

گردہ معدنیات اور کیمیاوی اجزاء جیسے سوڈیم، پوٹاشیم، ہائیڈروجن، کیلشیم، مگنیشیم، اور بائیکاربونیٹ کے تناسب کو خون میں برقرار رکھتا ہے اور اضافی اجزاء کو پیشاب کے راستے باہر نکالتا ہے۔

4۔بلڈ پریشر کو کنٹرول کرنا

گردہ مختلف طرح کے ہارمونز جیسے رنن، انجیو ٹینسن، الڈوسٹرون وغیرہ بناتا ہے اور پانی اور نمک کو جسم میں کنڑول کرتا ہے جو بلڈ پریشر کو کنٹرول کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

5۔خون کے لال خلیات بنانا

گردے ایک ہارمون خارج کرتے ہیں جسے ایریتھروپوئٹن کہتے ہیں۔یہ ہارمون خون کے لال خلیات کی پیداوار میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

6۔صحت مند ہڈیوں کو قائم رکھنا

گردہ وٹامن D کو ایسی فعال شکل میں بدلتا ہے جو کھانے سے کیلشیم کو جذب کر کے دانتوں اور ہڈیوں کی صحت کو برقرار رکھتا ہے۔

گردوں کے چند امراض

Pyalonephritis

یہ pelvis کا انفیکشن ہوتا ہے جو بیکٹیریا سے پھیلتا ہے۔اس کی وجہ مثانہ کا انفیکشن ہوتی ہے جو گردہ کو بھی خراب کرتی ہے۔

Kidney stones

پیشاب میں جو منرلز موجود ہوتے ہیں وہ کرسٹل کی شکل اختیار کر جاتے ہیں۔بعض دفعہ تو یہ چھوٹے ہوتے ہیں اور پیشاب کے ساتھ ہی نکل جاتے ہیں مگر بعض اوقات ان کا سائز بڑھ جاتا ہے اور پیشاب میں بندش پیدا کرتا ہے۔

Nephrotic syndrome

جب پیشاب میں زیادہ مقدار میں پروٹین آنے لگے تو گردوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

Acute renal failure

اچانک پیشاب کی نالی میں بندش کی وجہ سے یا پانی کی کمی کی وجہ سے گردے کام کرنا بند کر دیتے ہیں۔اگر بندش یا کمی دور کر دی جائے تو افاقہ ہو جاتا ہے۔

Chronic renal failure

مستقل طور پر گردے کا کوئی حصہ کام کرنا چھوڑ دے۔بلڈ پریشر

اور ذیابیطس اس کی اصل وجہ ہیں

End stage renal disease(ESRD)

جب گردہ مکمل طور پر ختم ہو جائے اور مردہ ہو جائے۔اس کی وجہ گردہ کی وہ بیماریاں ہیں جن کو مریض لمبے عرصے سے نظر انداز کرتا چلا آ رہا ہو۔اس میں مریض کو زندہ رہنے کے لیے dialysis کی ضرورت ہوتی ہے۔

Hypertensive nephropathy

بلند فشارخون یعنی ہائی بلڈ پریشر کو اگر کنٹرول نہ کیا جائے تو وقت کے ساتھ ساتھ بالآخر گردے فیل ہو جاتے ہیں۔

Diabetic nephropathy

اسی طرح اگر ذیابیطس کو کنٹرول نہ کیا جائے تو رفتہ رفتہ گردے کام کرنا بند کر دیتے ہیں۔

کچھ اہم معلومات

پاکستان میں گردوں کی بیماری کی شرح 6:1 ہے۔یعنی ہر چھ اشخاص میں سے ایک شخص گردوں کی کسی نہ کسی تکلیف میں مبتلاء ہے۔

50 فیصد یعنی سب سے زیادہ رسک ان لوگوں کو ہوتا ہے جو ذیابیطس کے مریض ہوں۔

20سے 30 فیصد رسک ان لوگوں کو ہوتا ہے جو بلڈ پریشر کے مریض ہوتے ہیں۔

7سے 10 فیصد رسک ان لوگوں کو ہوتا ہے جو بے دریغ دوائیاں کا استعمال کرتے ہیں۔

10سے 20 فیصد رسک پیدائشی ہوتا ہے یعنی جن کے خاندان میں گردوں کے نقص چلے آ رہے ہوں۔

گردوں کی جانچ کے طریقے

1-Urinalysis
2-Kidney Ultrasound
3-Computed tomography(CT)scan
4-Magnetic resonance imaging(MRI)
5-Ureteroscopy
6-Kidney biopsy
7-Urine and blood cultures

صحت مند گردوں کے لئے

1. ذیابیطس پر بہت کنٹرول رکھیں۔سب سے زیادہ یہی رسک فیکٹر ہے جو گردوں پر اثرانداز ہوتا ہے۔
2. بلڈ پریشر پر کنٹرول رکھیں۔
3. روزانہ دو سے تین لیٹر پانی کا استعمال لازمی کریں۔
4. بازاری کھانے اور پروسیس فوڈز سے بچیں۔
5. لوکارب ڈائٹ لیں اناج شوگر کم سے کم استعمال کریں۔
6. درد کی دوائی کم سے کم کھائیں۔اگر کھانی بھی پڑے تو ساتھ پانی کا استعمال زیادہ کریں۔
7. روزانہ ایک گھنٹہ ورزش/سیر لازمی کریں۔

حنیف محمود کے قلم سے

آدابِ معاشرت

امام الصلوۃ کی پیروی کی اہمیت

قسط 4

امام اِسی لیے بنایا گیا ہے تا کہ اس کی اتباع کی جائے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَجَعَلۡنٰہُمۡ اَئِمَّۃً یَّہۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَاَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡہِمۡ فِعۡلَ الۡخَیۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوۃِ وَاِیۡتَآءَ الزَّکٰوۃِ ۚ وَکَانُوۡا لَنَا عٰبِدِیۡنَ (الانبیاء: 74) اور ہم نے انہیں ایسے امام بنایا جو ہمارے حکم سے ہدایت دیتے تھے اور ہم نے انہیں اچھی باتیں کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے کی وحی کرتے تھے اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ...جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے آئے تو امام کو جس (قیام، رکوع یا سجدہ) کی حالت میں دیکھے تو وہ اسی حالت میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے۔(سنن الترمذی، کتاب الجمعة عن رسول اللہ، باب ما ذکر فی الرجل)روایت میں آتا ہے کہ جب تک امام نماز پڑھانے کے لئے کھڑا نہ ہو اس وقت تک مقتدی کھڑے نہ ہوں جیسا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ...جب تک نماز کی اقامت کے وقت مجھے نہ دیکھ لو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو۔

(صحیح البخاری،کتاب الاذان)

آپ فرماتے ہیں: کیا تم میں سے وہ جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ...اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر بنا دے یا اس کی صورت گدھے کی سی بنا دے۔(صحیح البخاری، کتاب الاذان) آپ فرماتے ہیں إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ...امام اسی لیے بنایا گیا ہے تا کہ اس کی اتباع کی جائے، لہٰذا جب وہ اللہ اکبر کہے تو اللہ اکبر کہو اور جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو۔

(صحیح البخاری،کتاب الصلاۃ)

احادیث سے ثابت ہے کہ امام کا انتظار کر لینا چاہئے صحابہؓ بھی آنحضرت ﷺ کا نماز میں انتظار کرتے تھے حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے آپؐ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی پھر گھر سے باہر نہ نکلے جب آدھی رات ہوگئی تو آپؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا یقیناً کچھ لوگوں نے نماز پڑھ لی اور سو گئے اور تم نماز کے انتظار میں رہے، وَلَوْلَا الضَّعِيفُ وَالسَّقِيمُ...اگر مجھے بیماروں، بوڑھوں کی فکر نہ ہوتی تو میں عشاء کی نماز کو آدھی رات تک موخر کر دیتا۔

(سنن ابن ماجہ،کتاب الصلاۃ)

اسی مضمون کی حدیث حضرت انس بن مالکؓ سے بھی مروی ہے کہ صحابہؓ آپؐ کا نماز کے لئے انتظار فرماتے تھے۔لیکن اگر امام کے آنے میں کافی دیر ہو جائے اور نماز کا وقت نکلنے کا اندیشہ ہو تو اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا (النساء: 104) کے حکم کے مطابق بروقت نماز ادا کر لینی چاہئے۔جیسا کہ حدیث میں ہے کہ آپؐ قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کرانے گئے، تو آپؐ کی عدم موجودگی میں نماز کا وقت ہوگیا، موذن حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا اور پوچھا آپ نماز پڑھائیں گے؟ آپؓ نے اقرار کیا اور نماز پڑھانا شروع کر دی۔لیکن اس دوران آپؐ واپس تشریف لے آئے اور حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے، حضرت ابوبکرؓ کو جب اس کا احساس ہوا تو آپؐ فوراً ہٹ گئے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے آپؓ کو اپنی جگہ کھڑا رہنے کا اشارہ کیا۔ بہرحال آپؐ نے نماز مکمل کروائی اور حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ جب میں نے اشارہ کیا تو تم اپنی جگہ پر کیوں کھڑے نہیں رہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی کہ ابن ابی قحافہ کی کیا مجال کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو جائے۔(صحیح البخاری، کتاب الأذان)ان تمام احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مقتدی امام کی مکمل پیروی کریں، امام کے نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہونے کا انتظار کریں، بوقت ضرورت امام کا انتظار کرنا بھی ثابت ہے۔اگر امام نہیں آتا، یا اس کے آنے کا امکان نہیں تو نائب امام یا کوئی ذمہ دار شخص نماز پڑھا سکتا ہے۔

ادارہ الفضل آن لائن کی کتب

1. اسلامی اصطلاحات کا برمحل استعمال
2. ارشادات حضرت مسیح موعود بابت مختلف ممالک و شہر
3. جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار اور معیت الٰہی
4. ذیلی تنظیموں کا تعارف اور ان کے مقاصد
5. ارشادات نور
6. جماعت احمدیہ کا نظام خلافت
7. دعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے
8. قرآنی انبیاء
9. معلمین وقف جدید کے لیے مشعل راہ
10. اداریے جلد 1
11. اداریے جلد 2
12. اداریے جلد 3
13. واقعہ افک
14. کتاب تعلیم
15. مجددین اسلام تعارف و کارہائے نمایاں
16. میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا
17. حیات نور الدین
18. جامع المناھج والاسالیب
19. مقام وعظمت خلافت
20. الفضل کی اہمیت، افادیت اور قلم کے استعمال کی ترغیب
21. مسز ناصر کی کہانی مسز ناصر کی زبانی
22. قرآن کی سورتوں کا تعارف
23. سیدنا حضرت امیرالمؤمنین کا دورہ امریکہ 2022ء
24. ربط ہے جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
25. سیدنا مصلح موعودؓ
26. دنیا بھر میں احمدیت کی مساجد
27. احمدیت کے چمکتے ستارے

یہ تمام کتب اس لنک پر پڑھی جاسکتی ہیں: /https://www.alfazlonline.org/adaraykikutub

رپورٹ: چوہدری نعیم احمد باجوہ۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن برکینا فاسو

برکینا فاسو میں 31 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے قیام کے متعلق بنیادی نکتہ ’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کرو۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۃ اللہ پر بنیاد ہے‘‘ بیان فرما کر دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ اسی اصل کے تحت ہر سال دنیا بھر میں احمدی عشاق کے روحانی اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔ برکینا فاسو میں 1990ء سے لے کر اب تک اکتیس جلسہ ہائے سالانہ منعقد ہو چکے ہیں۔ ہر جلسہ ہی اللہ تعالیٰ کے افضال سے لدا ہوا آتا ہے اور جماعت کے لئے ترقیات کا ایک نیا سنگ میل ٹھہرتا ہے۔

سال 2022ء برکینا فاسو کی تاریخ میں اس لحاظ سے اہم رہے گا کہ اس سال دو جلسہ ہائے سالانہ منعقد ہوئے ہیں۔ گزشتہ کئی سالوں سے برکینا فاسو کا سالانہ جلسہ مارچ اور اپریل میں منعقد ہو رہا تھا۔ تاہم امسال فیصلہ کیا گیا کہ مارچ اپریل میں رمضان المبارک کے ایام کی وجہ سے اگلا جلسہ دسمبر میں منعقد کیا جائے۔ مقصد یہ تھا کہ ایک تو دسمبر میں جلسہ سالانہ قادیان کے ساتھ ہمیں اس میں ورچوئل شرکت کا موقع مل جائے گا اور دوسرے دسمبر میں موسم بہتر ہوتا ہے اور مارچ، اپریل کی شدید گرمی اور دھوپ سے بچت رہے گی۔ چنانچہ دسمبر کی 24، 25 اور 26 تاریخیں جلسہ سالانہ برکینا فاسو کے لئے مقرر ہوئیں۔

وقارِ عمل

جلسہ سالانہ کے انعقاد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے وسیع انتظامات کی تیاری کئی ماہ پہلے شروع ہو جاتی ہے۔ امسال جماعت کی جلسہ گاہ بستان مہدی میں ستمبر میں وقارِ عمل شروع ہو گئے۔ بارش کے موسم میں ہر طرف بے شمار جھاڑیاں نمودار ہو جاتی ہیں۔ وسیع و عریض جگہ کو ان جھاڑیوں سے صاف کرنا اور جلسہ کے لئے تیار کرنا ایک بڑا کام ہے جس میں کئی ہفتے صرف ہوتے ہیں۔ جلسہ کی تیاری کا سارا کام وقارِ عمل کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ بیسیوں رضا کار اس کارِ خیر میں حصہ لیتے اور انتظامات مکمل کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ برکینا فاسو پر اللہ تعالیٰ کے افضال میں سے ایک بہت بڑا فضل جامعۃ المبشرین کا قیام بھی ہے۔ یہ جامعہ بستان مہدی میں واقع ہے۔ جامعہ کے طلبہ جلسہ کے کام بہت پہلے سے شروع کر دیتے ہیں اور وقارِ عمل کا بہت بڑا حصہ یہ طلبہ مکمل کرتے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

ستمبر میں جلسہ گاہ کی تیاری کا آغاز۔ جھاڑیوں کی صفائی

جلسہ کے انتظامات

بستان مہدی میں مکمل صفائی کرنے کے بعد جلسہ گاہ کی تیاری، مردانہ و زنانہ عارضی رہائش گاہوں کا انتظام، متفرق دفاتر کا قیام، نمائش، طبی امداد، لنگر خانہ، بازار، کھانے کی مارکی، روشنی، آب رسانی، ساؤنڈ سسٹم کی تنصیب اور سیکیورٹی سمیت بہت سارے دیگر شعبہ جات متحرک ہو جاتے ہیں۔ جلسہ کا ہر شعبہ اہم ہے اس لئے ہر ناظم اور اس کے معاونین اپنی طرف سے بہترین نتائج کے حصول کے لئے دن رات محنت کرتے ہیں۔ ستمبر میں جامعۃ المبشرین کے طلبہ کی طرف سے وقارِ عمل شروع ہوئے تو مجلس واگادوگو کے خدام بھی آ کر ہر اتوار کو اپنا حصہ ڈالنے لگے۔ اس دوران مکرم امیر صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور دیگر جماعتی عہدیداران بستان مہدی پہنچ کر کام کا جائزہ لیتے رہے۔ جامعہ کے طلبہ کو چار گروپس میں تقسیم کیا گیا چنانچہ روزانہ ایک گروپ جبکہ ہر جمعرات کو تمام طلبہ وقار عمل میں حصہ لیتے۔ جلسہ سالانہ کے کام کے لئے جامعۃ المبشرین کی کلاسز ختم کر دی جاتی ہیں۔ امسال پانچ دسمبر یعنی جلسہ سے انیس دن پہلے سے جامعۃ المبشرین کے کل بچھتر طلبہ نے کل وقتی وقارِ عمل کا آغاز کیا۔ روزانہ صبح آٹھ بجے کام شروع ہوتا اور کھانے اور نمازوں کے مختصر وقفہ کے علاوہ شام چھ بجے تک جاری رہتا۔

جلسہ کمیٹی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم کونے داؤدا صاحب کی منظوری بطور افسر جلسہ سالانہ فرمائی۔ آپ نے جلسہ کی کمیٹی بنا کر انتظامات شروع کر دیئے۔ متعدد میٹنگز کر کے شعبہ جات کے کاموں کی تفصیلات اور تیاریوں کا جائزہ لیا جاتا رہا۔ کمیٹی کے ارکان درج ذیل ہیں۔

جلسہ گاہ اور رہائش گاہ کی تیاری

جلسہ گاہ، رہائش گاہ، کچن، دفاتر، نمائش، بازار، لجنہ جلسہ گاہ، لجنہ رہائش گاہ، ٹوائلٹس اور دیگر ضروریات کے عارضی انتظامات کرنے کی خاطر پائپ اور لکڑی کے ڈنڈے لگانے کے لئے ساڑھے پانچ صد سے زائد گڑھے کھودے گئے۔ سخت زمین میں یہ بہت محنت طلب کام تھا لیکن اس کے بغیر چارہ نہیں تھا۔ یہ سارا کام جامعہ کے طلبہ نے وقارِ عمل کر کے مکمل کیا۔

جلسہ گاہ کی تزئین و آرائش

بستان مہدی میں جلسہ کے لئے پختہ اسٹیج بنایا گیا جبکہ جلسہ گاہ میں لوہے کے پائپ لگا دیئے گئے تاہم کم و بیش دس ہزار افراد کے بیٹھنے کے لئے جلسہ گاہ کی تیاری ایک بڑا کام تھا۔ جلسہ گاہ کو کور کرنے کے لیے موٹے کپڑے کی چھت لگائی جاتی ہے۔ تیز ہواؤں سے بچانے کے لئے کپڑے کی بھاری اور دسیوں میٹر لمبی ایک ایک شیٹ کو مہارت اور محنت سے جوڑا جاتا ہے۔

امسال جلسہ گاہ کے اسٹیج پر بیک گراؤنڈ بینر پر ’’جماعت اسلام احمدیہ برکینا فاسو‘‘ جلسہ کی تاریخیں اور جلسہ کا موضوع لکھے گئے تھے۔ جبکہ عین درمیان میں لفظ ’’اللہ‘‘ خوبصورتی کے ساتھ نمایاں تھا۔ جلسہ گاہ کی تزئین و آرائش کے لئے بیس سے زائد بینرز استعمال ہوئے۔ جلسہ گاہ کے آخر پر لگایا گیا ایک بیس میٹر لمبا بینر جس پر ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ لکھا تھا جلسہ گاہ کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا رہا۔

جلسہ کا پروگرام اور تقاریر کے تراجم

جلسہ کے پروگرام میں شامل ہر فرد کو خط اور فون کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ کوشش کی گئی کہ تمام مقررین بروقت اپنی تقاریر جمع کروا دیں تا کہ تقاریر کے تراجم پہلے تیار کروا لئے جائیں۔ یہاں جلسہ پر مقامی زبانوں یعنی جولا، مورے، فُل فُل دے اور بیسا میں تراجم کرنے پڑتے ہیں۔

پریس کانفرنس

جلسہ سے دو دن قبل احمدیہ مشن ہاؤس سوم گاندے میں جلسہ کے متعلق پریس کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس پریس کانفرنس میں پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا کے علاوہ سوشل میڈیا کے جرنلسٹ اور نمائندگان شامل ہوئے۔ یہ پریس کانفرنس جماعت احمدیہ برکینا فاسو کے آفیشل یوٹیوب چینل اور فیس بک پیج پر براہ راست نشر کی گئی۔ پریس کانفرنس میں مکرم امیر جماعت برکینا فاسو، مہمان خصوصی جناب عصام الخامسی صاحب اور افسر جلسہ سالانہ نے جلسہ کی تفصیلات اور مقاصد بیان کئے۔ اس سال کے موضوع کی وضاحت اور اخباری نمائندگان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اسی شام سے میڈیا نے جلسہ کے انعقاد کے متعلق تفصیلی خبریں نشر کرنا شروع کر دیں۔

بل بورڈز کے ذریعہ جلسہ کی تشہیر

امسال پہلی دفعہ جلسہ کی تشہیر اور جماعت کا پیغام پہنچانے کے لیے واگا دوگو شہر میں چار معروف مقامات پر جلسہ کے اشتہار بل بورڈز پر آویزاں کئے گئے۔ اس طرح ہر آنے جانے والے کی نگاہ اس اشتہار پر پڑتی۔ جلسہ کی تشہیر کے لئے ہر سال ایک اشتہار بھی بنایا جاتا ہے۔ اس اشتہار پر پروگرام، جلسہ کی تاریخیں اور جلسہ کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات درج کئے جاتے ہیں۔ یہ اشتہار ملک بھر میں متفرق عوامی مقامات پر چسپاں کیا جاتا ہے۔

مہمانوں کی آمد

امسال جلسہ کا پہلا سیشن ہفتہ 24/ دسمبر کو صبح نو بجے رکھا گیا تھا جبکہ جلسہ گاہ میں پہنچنے کے لئے جمعہ اور ہفتہ کی رات کا وقت تھا۔ عام طور پر

بل بورڈ پر جلسہ کی تشہیر - جلسہ 2023ء کا اشتہار

مہمان خصوصی جلسہ کے انتظامات کا معائنہ کرتے ہوئے

تمام ریجن سے جمعۃ المبارک کے بعد قافلے روانہ ہوئے اور رات گئے بستان مہدی میں پہنچ گئے۔ 23/ دسمبر کو نماز جمعہ خاکسار پرنسپل جامعۃ المبشرین برکینافاسو نے جلسہ گاہ میں پڑھائی۔ اسی روز شام ساڑھے چار بجے مکرم عصام الخامسی صاحب نمائندہ حضور انور نے امیر صاحب برکینافاسو اور افسر جلسہ سالانہ کے ہمراہ جلسہ کے انتظامات کا تفصیلی معائنہ کیا۔ انسپیکشن کے اختتام پر جلسہ گاہ میں نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی۔ نمازوں کے بعد مختصر تقریب میں مہمان خصوصی نے جلسہ کے انتظامات کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کارکنان کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

جلسہ کا پہلا روز ہفتہ 24/ دسمبر 2022

دن کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا جو مکرم حافظ Achede salam صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم سورگو عمر صاحب نے ”جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے“ کے موضوع پر درس دیا جس کا مقامی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔

پرچم کشائی و افتتاحی تقریب

صبح دس بجے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ مرکزی نمائندہ مکرم عصام الخامسی صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت برکینافاسو نے برکینا فاسو کا جھنڈا بلند کیا۔ مہمان خصوصی نے دعا کروائی۔ پرچم کشائی کے بعد جماعتی روایتی نعروں کے ساتھ مہمان خصوصی اور دیگر مہمانوں کا جلسہ گاہ میں استقبال کیا گیا۔

جلسہ کا پہلا سیشن مہمان خصوصی و نمائندہ حضور انور کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم حافظ Achede salam صاحب نے سورۃ آل عمران کی آیات 104 - 105 کی تلاوت کی اور فرنچ ترجمہ پیش کیا۔ لوکل مبلغ کوناتے عبداللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ”دَمُوعِی تَفِیضُ بِذِکرِ فِتَنٍ اَنظُرُ“ خوش الحانی سے پڑھا اور فرنچ ترجمہ پیش کیا۔

مکرم امیر صاحب برکینا فاسو نے ابتدائی تقریر کی اور تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے شاملین جلسہ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بننے کے لیے یہ بابرکت ایام دعاؤں میں گزارنے اور روحانی ماحول سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ مہمان خصوصی نے جلسہ کے مرکزی موضوع ”عصر حاضر کے مسائل اور اسلامی تعلیمات“ کے موضوع پر سیر حاصل تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا ترجمہ ساتھ ساتھ مقامی زبانوں میں کیا جاتا رہا۔ آپ کی تقریر کے بعد معزز مہانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ امسال مہمانوں میں مورو نابا کے نمائندہ، واگادوگو کی ایک عدالت کے جج، فاداگورما کے پرائمری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ریجنل ڈائریکٹر، وزیر برائے نیشنل سیکورٹی کے نمائندہ، وزیر صحت کے نمائندہ، ہائی کمشنر صوبہ پونی، نادار ”مریضوں کی امداد“ تنظیم کے صدر، گھانا کی ”وا“ جماعت کے ریجنل صدر، پولیس ڈائریکٹر اور دیگر معززین شامل تھے۔ وقت کی رعایت کے مطابق دس معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار اسٹیج پر آ کر کیا اور جماعت کی تعلیمات اور بنیادی انسانی حقوق کے لئے کی جانے والی خدمات کو سراہا۔ اس سیشن کے اختتام پر لوکل مبلغ دابو عبدالمجید صاحب کی اقتداء میں نماز ظہر و عصر جلسہ گاہ میں ادا کی گئیں۔

دوسرا سیشن

جلسہ کے دوسرے سیشن کا آغاز شام پونے چار بجے مکرم سومانا احمدو صاحب نائب امیر اول کی زیر صدارت ہوا۔ ودراگو شمس الدین صاحب نے سورۃ النور کی آیات 56 تا 57 کی تلاوت کی اور فرنچ ترجمہ پیش کیا۔ پھر خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ ”انی صَدُوق مُصلَحٌ مُتَرَدِمُ“ Tchitou Adewali صاحب نے فرنچ ترجمہ کے ساتھ پیش کیا۔

اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم حافظ محمد بلال طارق صاحب نے ”خلافت امن عالم کی ضامن“ کے موضوع پر کی۔ پھر ایک نظم ”ہے دست قبلہ نما لاالہ الااللہ“ مکرم قاسم سورے صاحب نے پیش کی۔ دوسری تقریر مکرم جیالو محمود صاحب نے ”ذکر الٰہی“ کے موضوع پر کی۔ دونوں تقاریر کا چار زبانوں یعنی جولا، مورے، فل فل دے اور انگریزی میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ شام سوا چھ بجے اس سیشن کا اختتام ہوا۔ ساڑھے چھ بجے مرکزی مبلغ مکرم حسن جنگانی صاحب کی اقتداء میں نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔

مقامی زبانوں میں جلسہ کا انعقاد

جلسہ سالانہ برکینا فاسو کا ایک خوبصورت ایونٹ مقامی زبانوں میں بیک وقت جلسہ کا انعقاد ہونا ہے۔ جلسہ کے پہلے روز بعد نماز عشاء چار مقامی زبانوں جولا، مورے، فُل فُل دے اور بیسا میں الگ الگ جلسہ جات منعقد کئے جاتے ہیں۔ برکینا فاسو کے جلسہ میں تقریباً ہر سال گھانا جماعت سے بھی ایک وفد شامل ہوتا ہے۔ امسال گھانا سے آنے والے وفد کے ممبران ایک سو کے قریب تھے۔ ان کے لئے دوران تقاریر ترجمہ کا انتظام کرنے کے علاوہ اس سال پہلی بار انگریزی زبان میں بھی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ علاوہ ازیں عربی زبان بولنے والے آئمہ اور دیگر احباب کے لئے بھی الگ جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس طرح چھ زبانوں میں الگ الگ جلسے منعقد ہوئے۔ ہر مقامی زبان کے جلسہ کا ایک نگران مقرر کیا گیا تھا۔ چنانچہ جولا کے مکرم شاکر مسلم صاحب، مورے کے مکرم ناصر اقبال صاحب، فل فل دے کے مکرم جیاؤ حسینی صاحب، انگریزی کے عبدالرزاق صاحب اور بیسا زبان کے جلسہ کے نگران مکرم حسن جنگانی صاحب مقرر کئے گئے تھے۔ ان مقامی جلسوں میں درج ذیل دو تقاریر رکھی گئی تھیں ان جلسوں میں تقاریر کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی:

1. جماعت کے مالی نظام کا تعارف، اہمیت اور برکات۔
2. اطاعت، حضرت مسیح موعود اور خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں۔

مہمان خصوصی و نمائندہ مرکز مکرم عصام الخامسی صاحب نے گھانا کے احباب کے جلسہ میں شرکت کی اور ان کو نصائح سے نوازا۔ اس طرح باقی جلسہ جات کے مقامات پر گئے اور احباب کی حوصلہ افزائی کے لئے چند منٹ ہر جلسہ میں رکے۔

جلسہ کا دوسرا روز 25/ دسمبر 2022ء

دن کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا جو مکرم حافظ عطاالنعیم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم تراورے یوسف صاحب نے ”نماز کی اہمیت“ کے موضوع پر درس دیا۔

تیسرا سیشن

صبح ساڑھے نو بجے مکرم کابورے سلیمان صاحب نائب امیر دوم کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ سورے بشیر صاحب نے کی اور فرنچ ترجمہ پیش کیا۔ پھر Bouyagoui Aliou صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا کلام ”نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے“ فرنچ ترجمہ کے ساتھ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم حسن جنگانی صاحب مبلغ سلسلہ نے ”اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بچوں کی تعلیم و تربیت“ کے موضوع پر تقریر کی۔

جلسہ سالانہ قادیان میں ورچوئل شرکت

امسال پہلی دفعہ جلسہ سالانہ برکینا فاسو سے براہ راست جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب کے دوران ورچوئل شرکت کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ قادیان میں ورچوئل شرکت کے تمام انتظامات بروقت مکمل کر لئے گئے تھے۔ جب برکینا فاسو کے جلسہ کے تیسرے سیشن کے دوران ساڑھے دس بجے ایم ٹی اے نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسرور ہال اسلام آباد میں آمد کے مناظر دکھائے تو برکینا فاسو کی جلسہ گاہ میں احباب جماعت احترام اور نظم وضبط کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ اس سارے سیشن میں ہمارا ویڈیو لنک بہت اچھا رہا اور جلسہ قادیان کے مناظر کے ساتھ ساتھ برکینا فاسو اور دیگر ممالک کے جلسہ جات کے مناظر ایم ٹی اے کی سکرین پر بار بار نمودار ہوتے رہے۔ حضور انور کے خطاب کے لئے اس بار برکینا فاسو جلسہ گاہ میں دو بڑی اسکرین لگائی گئی تھیں ایک مردانہ جلسہ گاہ میں اور دوسری لجنہ کی طرف۔ بڑی اسکرین کی وجہ سے جلسہ گاہ کے آخر تک تمام احباب نے حضور انور کا دیدار کیا اور قادیان کے جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضور انور کے خطاب کو سنا۔

امام وقت کی آواز پر فوری لبیک

حضور انور نے اپنے خطاب کے اختتام پر جب افریقہ والوں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ”افریقہ والوں نے تو نہیں کوئی نظم پڑھنی؟ ان کو نہیں تیار کیا ہوا؟“

اس ارشاد کے سنتے ہی برکینا فاسو جلسہ گاہ میں احباب جماعت فوری کھڑے ہوگئے اور جوش کے ساتھ لاالہ الا اللہ کا ورد شروع کر دیا اور نظمیں پڑھنا شروع ہوگئے۔ یہ بڑے خوبصورت لمحات تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت برکینا فاسو کو فوری طور پر امام وقت کے ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق دی اور دیگر ممالک کی نسبت سبقت بھی عطا فرمائی۔ سیدنا حضور انور کی شفقت بھری نظر اس لمحہ احباب جماعت برکینا فاسو پر پڑی۔ الحمدللہ علیٰ ذالك۔ اس پر جوش اور ولولہ انگیز روحانیت سے بھرپور ورچوئل سیشن کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئی اور کھانے کا وقفہ ہوا۔

جلسہ سالانہ کا چوتھا سیشن

جلسہ کا چوتھا سیشن مکرم الحاج بخاری Oudraogoصاحب کی زیر صدارت شام ساڑھے تین بجے شروع ہوا۔لوکل مبلغ مکرم سونڈے موسیٰ نے تلاوت اورفرنچ ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد لوکل مبلغ یحیٰ Ouaro صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ ’’یَاقَلْبِیَ اذْکُرْ اَحْمَدَا‘‘ پیش کیا۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم سانفومختار اصاحب نے ’’عالمگیر مسائل اور حقیقی امن کی راہ‘‘ کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر نعیم احمد باجوہ صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کی تھی۔ آپ نے ’’تبلیغ کے میدان میں آنحضرت ﷺ کا پاکیزہ نمونہ‘‘ کے موضوع کو بیان کیا۔ان تقاریر کے چار زبانوں میں تراجم ہوئے۔سیشن کے اختتام پر نمازمغرب و عشاء ادا کی گئیں۔

لجنہ سیشن

سال 2022ء لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے قیام کا صد سالہ جوبلی کا سال ہے۔ اس سال بطور خاص لجنہ اماء اللہ کے پروگرام منعقد ہو رہے ہیں۔ امسال پہلی بار جلسہ سالانہ برکینا فاسو کے موقع پر لجنہ کے لئے ایک الگ سیشن رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سیشن بہت کامیاب رہا سیشن کے اختتام پر مکرم امیر صاحب برکینا فاسو نے جلسہ انتظامیہ کو ہدایت کی کہ آئندہ سے ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر لجنہ کے لئے الگ سیشن کا انتظام کیا جائے۔

لجنہ کا یہ سیشن نماز مغرب و عشاء کے بعد شروع ہوا۔مہمان خصوصی مکرم عصام الخامسی صاحب نے مردانہ جلسہ گاہ سے اس سیشن کی صدارت کی۔ جبکہ باقی سارا پروگرام لجنہ جلسہ گاہ کی طرف سے ہینڈل کیا گیا۔ تلاوت مادام فریدہ Kabdaogo صاحبہ نے کی جس کا فرنچ ترجمہ مادام Batoroصاحبہ نے پیش کیا۔اس کے بعد مادام شگفتہ صاحبہ نے نظم ’’بدرگاہ ذیشان خیرالانام‘‘ پیش کی جس کا فرنچ ترجمہ ریحانہ اریج باجوہ صاحبہ نے پڑھا۔صدر لجنہ اماء اللہ برکینا فاسو نے لجنہ کی تاریخ، قیام اور صد سالہ جوبلی کے حوالے سے تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم مہمان خصوصی صاحب نے لجنہ کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

عربی اسپیکنگ احباب کے ساتھ نشست

جلسہ کے موقع پر بعض آئمہ اور دیگر احباب ایسے بھی آتے ہیں جو عربی زبان سے شغف رکھتے ہیں۔علاوہ ازیں مرکز کی طرف سے ایسے مہمان کی آمد سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے جو عربی زبان میں براہ راست ان آئمہ سے گفتگو کر سکے۔ اس ملاقات کا مثبت اثر ہوتا ہے۔ اس سال جلسہ کے دوسرے دن اس نشست کا اہتمام کیا گیا۔ یہ پروگرام مسرور آئی انسٹیٹیوٹ کے کانفرنس ہال میں منعقد ہوا۔تلاوت عزیزم سانا موسیٰ

لجنہ جلسہ گاہ کا ایک منظر

صاحب نے کی جس کے بعد چیتو آدے والی اور تنگارا عبدالوہاب صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ پیش کیا۔آخر پر مہمان خصوصی نے تقریر کی آپ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دعویٰ پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کے آخر پر مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔

جلسہ کا تیسرا روز سوموار 26/ دسمبر 2022ء

دن کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہوا جو مکرم حافظ محمد بلال طارق صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد نعیم احمد باجوہ پرنسپل جامعۃ المبشرین برکینافاسو نے ’’بیعت کی اہمیت اور احمدی کی ذمہ داریاں‘‘ کے موضوع پر درس دیا۔ درس کا ترجمہ مقامی زبانوں میں کیا گیا۔

اختتامی سیشن

جلسہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز صبح سوا نو بجے مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت برکینا فاسو کی زیر صدارت ہوا۔تلاوت قرآن مجید حافظ منظور احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں احمد و بخاری صاحب اور سانا موسیٰ صاحب نے خوبصورت آواز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ ’’یاعین فیض اللّٰہ والعرفان‘‘ فرنچ ترجمہ کے ساتھ پیش کیا۔

وفات شدگان کے لئے دعائے مغفرت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد دوران سال وفات پا جانے والے احباب کے لئے دعائے مغفرت کرنا بھی بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ اس سیشن میں گزشتہ سال میں وفات پا جانے والے برکینا فاسو کے مرحومین کے ناموں کی فہرست مکرم پودا عبد الرحمٰن صاحب نے پیش کی اور فوت شدگان کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ سب مرحومین کے درجات بلند کرے۔ آمین

اس کے بعد حافظ عطاء النعیم صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اردو کلام ’’ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے‘‘ پیش کیا۔جس کا فرنچ ترجمہ حافظ محمد بلال طارق صاحب نے سنایا۔

مہمان خصوصی مکرم عصام الخامسی صاحب نے اختتامی کلمات ادا کئے۔ آپ نے اپنی تقریر میں نئی نسل کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینے کی یاددہانی کروائی اور بعض مسنون دعائیں دہرائیں۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد احباب جماعت کی طرف سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کیے گئے۔ کافی دیر تک احباب جوش کے ساتھ لاالہ الا اللہ کا ورد کرتے اور جماعتی نعرے بلند کرتے رہے۔ دعاؤں اور محبتوں کے ساتھ احباب جماعت جلسہ گاہ

حاضرین جلسہ کا ایک منظر

سے رخصت ہوئے۔

اس سال پہلی بار جلسہ سالانہ برکینافاسو کی مکمل کارروائی جماعت احمدیہ برکینافاسو کے آفیشل یوٹیوب چینل (https://www.youtube.com/@jamaatahmadiyyaburkinafaso1889) سے براہ راست نشر کی گئی۔ یوٹیوب چینل پر پانچ صد تینتیس گھنٹے جلسہ کے پروگرام دیکھے گئے جبکہ دیکھنے والوں کی تعداد 15953 (پندرہ ہزار نو صد ترپن) رہی۔ اس طرح جلسہ کی باقاعدہ ویڈیو ریکارڈنگ کی گئی اورسوشل میڈیا پر بھی ساتھ ساتھ تصاویر شیئر ہوتی رہیں۔فیس بک پر لائیو جلسہ نشر ہوتا رہا۔ فیس بک پر (167945) ایک لاکھ سرسٹھ ہزار نو صد پینتالیس لوگوں نے جلسہ کا اشتہار اور نشریات دیکھیں۔ بہت لوگوں نے مثبت ردعمل کا اظہار کیا۔ اس طرح ہزاروں لوگوں نے دور رہتے ہوئے بھی اس روحانی اجتماع میں شرکت کی توفیق پائی۔ جلسہ سے قبل سوشل میڈیا پر ایک اشتہار چلایا گیا تھا۔سوشل میڈیا کے ذریعہ ہونے والی تشہیر کے ذریعہ متعدد احباب نے جماعت سے رابطہ کیا اور ان میں سے بعض جلسہ میں شرکت کے لئے بھی آئے۔ یہ سوشل میڈیا یا مہم تبلیغی رابطے بنانے میں مدثابت ہوئی۔

لنگر خانہ

برکینا فاسو کے جلسہ کے موقع پر کئی ایک لنگر خانہ جات بیک وقت کام کرتے ہیں۔کھانا پکانے کے لئے خشک راشن، گیس، چولہے، دیگیں اور برتن وغیرہ لنگر خانہ کی طرف سے مہیا کئے جاتے ہیں جبکہ ایک ہی وسیع احاطے میں ہر ریجن کے لوگ الگ الگ اپنا کھانا خود بناتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ کھانا جلد بن جاتا اور جلد تقسیم ہو جاتا ہے۔ دوسرے ہر ریجن کی ضیافت کی ٹیمیں تیار ہوگئی ہیں جو اپنے اپنے ریجن کو کھانا بہم پہنچاتی ہیں۔ اس سال تیرہ لنگر خانے قائم ہوئے جبکہ چھوٹے ریجنز کو واگادوگو کے ساتھ شامل کر دیا گیا تھا۔ ان لنگر خانوں میں پچاس سے زائد باورچی اور ایک صد سے زائد مددگار کارکنان نے کھانا پکانے، برتن صاف کرنے اور تقسیم کرنے میں مدد دی۔ وی آئی پی کچن کا انتظام اس کے علاوہ تھا۔ مجموعی طور پر ایک صد تریسٹھ افراد نے لنگر خانہ میں کام کر کے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق پائی۔

سکیورٹی

بستان مہدی سینتیس ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔ جلسہ کے دوران اس وسیع و عریض احاطے کی سکیورٹی ایک اہم کام ہوتا ہے اس کے لئے ایک صد اسی خدام نے مسلسل ڈیوٹی دی۔ خدام کے علاوہ نیشنل پولیس کو بھی جلسہ کے انعقاد کی اطلاع کی جاتی ہے۔ ہر سال پولیس کا ایک دستہ جلسہ کے دنوں میں چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر رہتا ہے۔ اس سال پولیس کے دستے میں سترہ اہل کار موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر طرح سے حفاظت فرمائی اور تمام پروگرام خوش اسلوبی سے سرانجام پائے اور تمام مہمان بخیریت واپس اپنے اپنے گھروں میں پہنچے۔

پارکنگ

تمام ریجن سے اسپیشل بسوں کے ذریعہ احباب جماعت جلسہ میں شرکت کے لئے پہنچتے ہیں۔ ان میں کچھ بسیں مسافروں کو اتار کر واپس چلی جاتی ہیں جبکہ ایک تعداد تینوں دن پارکنگ میں موجود رہتی ہے۔ ان بسوں کی پارکنگ کے لئے وسیع انتظامات کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ خدام

خوش اسلوبی سے یہ فریضہ ادا کرتے ہیں۔ جب قافلے بستان مہدی پہنچتے ہیں تو سیکورٹی چیک کے بعد ہی احباب کو جلسہ گاہ میں جانے کی اجازت دی جاتی ہے۔ یہ سلسلہ ساری رات جاری رہتا ہے۔ علاوہ ازیں موٹر سائیکلوں اور ذاتی گاڑیوں کی پارکنگ کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔

آب رسانی

دوران جلسہ پینے کے پانی کے لئے پلاسٹک کی تھیلیوں میں بند پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ امسال جماعت کے ایک غیر احمدی دوست مکرم جمیل صاحب نے شاملین جلسہ کے لئے پینے کا پانی فراہم کیا۔ آپ نے پانی کے ایک لاکھ ساٹھ تھیلے بھجوائے جن کی قیمت ایک ملین فرانک بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

شعبہ آب رسانی نے اس بار ایک احسن اقدام کیا اور دوران جلسہ تینوں روز واٹر ٹینکر کے ذریعہ بستان مہدی میں پانی کا چھڑکاؤ کیا جاتا رہا اس سے گرد و غبار بیٹھا رہا اور احباب عمدہ ماحول میں جلسہ کی کارروائی میں شریک رہے۔

ریڈیو جلسہ

جلسہ گاہ بستان مہدی میں ہر سال ریڈیو جلسہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ایف ایم ریڈیو کے ذریعہ جلسہ کی تینوں دن کی تمام تر کارروائی براہ راست نشر ہوتی رہی۔ اس ریڈیو کی رینج بیس کلومیٹرز تھی۔ اس طرح جلسہ گاہ اور ارد گرد کے لوگ ریڈیو پر تمام پروگراموں سے مستفید ہوتے رہے۔

جلسہ سالانہ کی ٹرانسپورٹ اور احباب کی قربانی

جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے تمام احباب از خود کرایہ خرچ کر کے آتے ہیں۔ جماعتی انتظام کے تحت کسی کو کرایہ نہیں دیا جاتا۔ لوگ سارا سال اس بابرکت روحانی اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے رقم جمع کرتے ہیں۔ اس سال دو جلسہ ہائے سالانہ منعقد ہوئے ہیں یعنی گزشتہ جلسہ مارچ 2022ء میں ہوا تھا اور نو ماہ بعد ایک اور جلسہ کی تیاری کرنا اور اس میں شامل ہونا قربانی چاہتا تھا۔ تاہم حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے عشاق اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لئے دور دراز کے سفر کر کے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ بعض علاقوں سے پچیس ہزار فرانک (چالیس یو ایس ڈالرز) فی کس کرایہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ غریب ملک کے باسیوں کے لئے یہ بہت بڑی قربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والے احباب کے اموال میں برکت عطا فرمائے۔

میڈیکل کیمپ

جلسہ کے موقع پر عارضی ڈسپنسری کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس شعبہ نے دوران جلسہ حسب ضرورت طبی امداد مہیا کی اور مریضوں کا سہولت کے ساتھ معائنہ کر کے مفت ادویات مہیا کیں۔ ایلو پیتھک ادویات کے ساتھ ہومیو پیتھک اسٹال بھی لگایا گیا۔ اس اسٹال نے بھی مہمانوں کی بہت خدمت کی توفیق پائی اور خاص طور پر گلے کی خرابی، نزلہ زکام اور کھانسی وغیرہ کے امراض کا موثر علاج فراہم کیا۔

بازار

جلسہ کے موقع پر ہر سال بازار لگایا گیا۔ اس سال بازار میں پچاس سے زائد دکانیں لگیں۔ جلسہ کی کارروائی کے دوران میں بازار بند رکھا جاتا ہے۔ دوسرے اوقات میں شاملین جلسہ اپنی ضروریات کی اشیاء خرید سکتے ہیں۔ بازار میں مقامی کھانے اور بنیادی ضرورت کی چیزیں میسر ہوتی ہیں۔ لجنہ کی طرف الگ بازار کا انتظام احاطہ لجنہ کے اندر بھی کیا جاتا ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ اسٹال

جلسہ کے ایام میں اس بار ہیومینٹی فرسٹ نے بھرپور اسٹال لگایا۔ اسٹال پر ہیومینٹی فرسٹ کے لوگو کے کی رنگ، کپ، ٹی شرٹس اور دیگر اشیاء موجود تھیں۔ اس اسٹال میں کھانے کی معیاری اشیاء بھی میسر تھیں جن میں پیزا، چکن روسٹ، ناشتہ، برگر، چائے کافی، ملک شیک وغیرہ شامل تھا۔ علاوہ ازیں سوپ اور گرم انڈے بھی میسر تھے۔ احباب نے اس اسٹال سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

مذہبی ڈائیلاگ فورم

جلسہ سالانہ برکینا فاسو کا ایک اہم پروگرام ''فورم'' کا انعقاد ہے۔ اس سال اس فورم میں ڈائیلاگ کے لئے یہ عنوان رکھا گیا تھا۔ ''مذہب کے مطابق آزادی اظہار رائے کی حدود کیا ہیں؟'' اس مکالمے میں گفتگو کرنے کے لئے چار جماعتوں کے نمائندگان:

1. کامیٹ کمیونٹی
2. راحیلیا مومنٹ
3. بہائی مومنٹ اور
4. جماعت احمدیہ نے حصہ لیا۔

بعد میں حاضرین نے مقررین سے سوالات کئے۔ فورم میں 185 مرد اور 34 خواتین سمیت کل 219 افراد نے شمولیت اختیار کی۔ فورم کا انعقاد مسرور آئی انسٹی ٹیوٹ کے کانفرنس ہال میں کیا گیا۔

فورم میں شامل مذہبی جماعتوں کے نمائندگان

شاملین فورم

نمائش

جلسہ کے موقع پر ایک خوبصورت نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا۔ نمائش میں قرآن مجید کے تراجم، خلفائے کرام کی تصاویر اور ارشادات، حضرت مسیح موعودؑ کے بعض تبرکات کا عکس اور متفرق زبانوں میں جماعتی لٹریچر کی نمائش کی گئی تھی۔ اس طرح مناسک حج ایک ماڈل کی شکل میں دکھا کر عمدہ کام کیا گیا تھا۔ نمائش کا موضوع ''اقراء'' رکھا گیا تھا۔ لفظ اقراء کی طرز کا بک ریک بنا کر اس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کئے جانے والے تراجم قرآن مجید سجائے گئے تھے۔ جلسہ کے مہمانوں نے اس نمائش کو بہت سراہا۔

مقامی روایتی چیفس کی جلسہ میں شرکت

جلسہ کے مہمانوں میں مقامی روایتی چیفس کی شرکت بھی ایک اہم حصہ ہوتی ہے۔ ملک بھر سے ایسے چیفس جو اپنے اپنے علاقے میں نمایاں مقام رکھتے ہیں جلسہ میں شرکت کرتے ہیں۔ ہر چیف کا لباس دوسرے سے مختلف ہوتا ہے خاص طور پر ٹوپی کی الگ پہچان ہوتی ہے۔ اس سال بھی درجن بھر مقامی چیفس نے جلسہ میں شرکت کی۔ یہ چیفس واپس جا کر علاقے بھر میں جماعت کا پیغام پہنچانے میں ممد ثابت ہوتے ہیں۔

میڈیا کوریج

سوشل میڈیا پر جلسہ کی مکمل کارروائی براہ راست نشر ہونے کے ساتھ ساتھ ملکی میڈیا نے بھرپور انداز میں جلسہ کو کوریج دی۔ چنانچہ پریس کانفرنس کے علاوہ افتتاحی و اختتامی اجلاس اور دیگر پروگراموں کو میڈیا میں جگہ ملی۔ مجموعی طور پر تین نیشنل ٹی وی، نو ریڈیوز، تین قومی اخبارات اور پانچ سوشل میڈیا ویب سائٹس نے جلسہ کی باتصویر خبریں نشر کیں۔ اس کے علاوہ چار ریڈیوز اسلامک احمدیہ پر جلسہ کی مکمل کارروائی نشر ہوئی۔ اس کوریج سے ایک اندازے کے مطابق ڈیڑھ ملین افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

وائینڈ اپ

جلسہ سالانہ کے بعد ایک بہت بڑا کام ''وائینڈ اپ'' کا ہوتا ہے۔ اس کے لئے پہلے دن خدام کی ایک ٹیم اور بعد ازاں ایک ہفتے تک طلبہ جامعہ نے مسلسل وقار عمل کر کے تمام سامان حفاظت سے جلسہ کے اسٹورز میں منتقل کیا۔ جلسہ سالانہ برکینا فاسو کے انتظامات کرنے میں جامعۃ المبشرین

برکینا فاسو کے طلبہ کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اس سال بھی جامعہ کے طلبہ نے عظیم الشان نمونہ قائم کیا اور بے لوث ہو کر تمام کام کرتے رہے۔

جلسہ کی حاضری

امسال ایک سال میں دوسرا جلسہ ہونے اور ملکی سطح پر سیکورٹی حالات خراب ہونے کے باوجود احباب جماعت بہت قربانی کر کے جلسہ میں شامل ہوئے اور مجموعی طور پر جلسہ میں تین صد پندرہ جماعتوں اور مقامات کی نمائندگی ہوئی، جبکہ کل حاضری سات ہزار پانچ صد چون رہی۔ الحمد للہ

کارکنان کی دعوت

جلسہ سالانہ برکینا فاسو کی ایک روایت ہے کہ ہر سال جلسہ کے اختتام پر تمام کارکنان کی اجتماعی دعوت کی جاتی ہے۔ اس طرح رضائے الٰہی کی خاطر کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ امسال سوموار 26/ دسمبر کو رات آٹھ بجے بستان مہدی میں اس دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ کارکنان کی حوصلہ افزائی کے لئے مہمان خصوصی مکرم عصام الخامسی صاحب، مکرم امیر صاحب اور مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ تشریف لائے۔ ان احباب نے کارکنان کا شکریہ ادا کیا اور عنداللہ اجر کے حصول کے لئے دعا کی۔ اس تقریب میں تمام کارکنان و کارکنات، جامعہ کے طلبہ، مبلغین کرام اور دیگر احباب شامل ہوئے۔

جلسہ کے متعلق بعض تاثرات

بانفورا ریجن کے ایک گاؤں تاغا (Taga) سے امسال تین غیر از جماعت دوست جلسہ سالانہ برکینا فاسو میں شامل ہوئے۔ وہ دوست جلسہ سالانہ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ کہنے لگے کہ ہم نے اس سے پہلے اس طرح کا اجتماع نہیں دیکھا۔ جلسہ میں ہر چیز ہی اثر کرنے والی تھی۔ اس لیے انہوں نے فیصلہ کیا ہے اگلے جلسہ سالانہ پر اپنے خرچ پر شامل ہوں گے بلکہ سب سے پہلے اپنا کرایہ ادا کریں گے اور جلسہ سالانہ کی برکات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔

بانفورا ریجن کے ایک احمدی دوست جن کا نام واتارا عبدالحئی ہے بیان کرتے ہیں:

”ہمارے گاؤں میں بجلی نہیں ہے اس لیے ہم لوگ ٹی وی پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ نہیں سن سکتے۔ آج جلسہ سالانہ برکینا فاسو پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا چہرہ مبارک ایم ٹی اے کے ذریعہ بڑی اسکرین پر دیکھنے کا موقع ملا۔ اس وقت دل جذبات سے بھر آیا کہ ہمارے لئے جلسہ کی یہ بھی برکت ہے کہ ہم نے اس موقع پر حضور انور کا چہرہ مبارک قریب سے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عمر دراز کرے اور خلافت کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رہے۔“

مکرم عبدالرحمن صاحب نمائندہ امام پو (Po) شہر (غیر احمدی مہمان)

”میں پہلی دفعہ جماعت کے جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ مجھے پو (Po) شہر کے بڑے امام نے اپنے نمائندہ کے طور پر جلسہ میں بھجوایا۔ میں نے احمدیت کے متعلق بہت غلط باتیں سن رکھی تھی۔ لوگ کہتے ہیں کہ احمدیت کوئی نیا مذہب ہے۔ یہاں جلسہ میں شامل ہو کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ حقیقی اسلام کا نمونہ ہے۔ جماعت کے جلسہ کے انتظامات بہت خوبصورت ہیں۔ حضور کے خطاب کے دوران میں مختلف ممالک کے جلسہ جات ایک ساتھ دکھائے گئے۔ دنیا کا اس طرح ایک امام کے ہاتھ پر جمع ہو جانا کوئی معمولی واقعہ نہیں۔ اور یہ کام احمدیت نے کر دکھایا ہے۔“

مکرم محمد صاحب پو (Po) شہر (غیر احمدی مہمان)

”میں پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کے جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ جلسہ کے تمام انتظامات خوبصورتی سے کئے گئے تھے۔ جلسہ میں میرا وقت بہت اچھا گزرا ہے۔ بڑے سے بڑے جماعتی عہدیدار سے لے کر ایک عام ممبر تک سب نے حسن سلوک کے نمونے قائم کئے ہیں۔ ہر کوئی عمدہ اخلاق سے پیش آرہا تھا۔ میں آئندہ بھی جماعت کے جلسہ میں شامل ہوتا رہوں گا۔ میں نے خلیفہ وقت کا خطاب پوری توجہ سے سنا ہے۔ اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جو تعلیمات حضور نے بیان کی ہیں، ایک اچھا مسلمان بننے کے لئے ان پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔ میں خود بھی ان پر عمل پیرا رہنے کی کوشش کروں گا اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کروں گا“

مکرم سیکونے علی (Sekoune Aliu) صاحب از تینکو دوگو (Tenkoudougou) (غیر احمدی مہمان)

”میں پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کے جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ حضور کا خطاب بہت غیر معمولی اور متاثر کن تھا۔ خطاب سن کر مجھے یہ تمنا اور خواہش پیدا ہوئی ہے کہ حضور کے خطاب میں بیان کردہ تعلیمات کے مطابق اللہ کی قدرت کا ہاتھ ہمارے دلوں کو سیدھا رکھے اور ہمیں ہدایت سے نوازے۔“

نمائندہ مسلم کمیونٹی پو (Po) شہر (غیر احمدی مہمان)

”میں پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں اور پہلی دفعہ حضور کا چہرہ دیکھا ہے۔ عالمگیر اجتماعیت کا ایسا نظارہ پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ برکینا فاسو کا جلسہ اور دنیا کے دوسرے ممالک کے جلسے اکٹھے ہو رہے تھے۔ ہم انہیں دیکھ رہے تھے اور وہ برکینا فاسو کا جلسہ دیکھ رہے تھے۔ یہ بہت غیر معمولی نظارہ تھا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو آئندہ اس سے بڑھ کر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔“

مکرم آدم علی (Aliu Adama) صاحب (مقامی روایتی چیف کے نمائندہ)

”برکینا فاسو کے جلسہ کے ساتھ دوسرے ممالک کے جلسے بھی ہو رہے تھے۔ ہم سب ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ عالمگیر وحدت کا یہ عجیب نظارہ تھا جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا“۔

بورومو (Bororomo) ریجن کے گاؤں لاپارا (Lapara) کے غیر احمدی امام صاحب کہتے ہیں:

”جب میں نے ٹی وی اسکرین پر حضور کا چہرہ دیکھا تو بہت متاثر ہوا۔ آپ نے جو خطاب فرمایا وہ بھی غیر معمولی تھا۔ کئی ممالک کے جلسے ایک ساتھ دیکھ کر اور حضور انور کے چہرہ کو دیکھنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آج احمدیت سے ٹکر لینا ممکن نہیں۔ اور نہ ہی احمدیت کو ہلکا لینا چاہئے۔“

بورومو ریجن کے گاؤں وی (Vy) کے چیف کہتے ہیں

”احمدیت احمدیت کا بہت شور سنتے تھے لیکن کبھی یہ سوچا بھی نہیں تھا کہ حقیقت میں احمدیت اس قدر مضبوط، منظم اور تربیت یافتہ ہے۔ اگر ساری دنیا حضور کے خطابات سنے اور ان پر عمل پیرا ہو جائے تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کے سارے مسائل ختم ہو جائیں اور حقیقی امن قائم ہو جائے۔“

مکرم اسحاق کولی بالی Coulibaly صاحب بانفورا

آپ جماعت انصار دین کے جنرل سیکرٹری اور بہت سرگرم رکن ہیں۔

”میں پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ اور جماعت کی طرف سے جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت ملنے پر اس قدر خوش ہوں کہ بیان سے باہر ہے۔ میں دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جماعت نے مجھے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے دعوت دی۔ جماعت احمدیہ کے جلسہ میں شامل ہونا میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔ اس جلسہ میں میں نے جماعت کی تنظیم اور امام جماعت احمدیہ کا چہرہ دیکھا۔ میں ہر کسی کو بتاؤں گا اور اس پیغام کو جو جلسہ میں مجھے حضور کے خطاب اور جلسہ کی تقاریر سے ملا ہے ہر اس شخص تک پہنچانے کی کوشش کروں جو اس کو سننے کے لئے کان رکھتا ہے۔“

مکرم بوراما سانو (Bourama Sano) بوبو جلاسو

”میرا جلسہ میں شامل ہونا غیر معمولی ہے۔ مجھے جلسہ کا دعوت نامہ ملنا اللہ کے ارادے کے تحت ہوا ہے۔ دراصل دعوت نامہ ہمارے گاؤں کے چیف اور امام کو ملا تھا لیکن وہ دونوں نہیں آسکتے تھے۔ اس طرح دعوت نامہ میرے بھائی کے پاس آ گیا کہ وہ گاؤں کی نمائندگی کریں لیکن انہیں بھی کوئی کام درپیش آ گیا تو انہوں نے مجھے فون کر کے کہا خدا کی خاطر ایک کام کرو اور جلسہ میں ہمارے گاؤں کی نمائندگی کر آؤ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے جلسہ میں شامل ہونے کا موقع دے دیا۔ میں نے جلسہ سے جو کچھ حاصل کیا ہے اسے واپس جا کر اپنے لوگوں کو بتاؤں گا۔

جلسہ میں حضور کے نمائندہ نے جو تقریر کی وہ بہت شاندار تھی۔ حضور کا خطاب غیر معمولی تھا۔ یہ حضرت مسیح موعود کی برکت ہے کہ جلسہ کی وجہ سے آج ساری دنیا اکٹھی ہو گئی ہے۔ اللہ کرے جماعت ساری دنیا میں مزید ترقیات کرے۔“

مکرم گوبا ابراہیم (Goba Ibrahim) صاحب واگادوگو (غیر احمدی مہمان)

”میں نے مختلف فرقوں سلفی، تجانیہ اور سنیوں کے اجتماعات میں شمولیت اختیار کی ہے مگر جو محبت اور بھائی چارہ مجھے جماعت احمدیہ کے جلسے میں نظر آیا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ خاص طور پر لوگوں کی اپنے خلیفہ کو دیکھ کر جو خوشی ملی اور جس اظہار محبت کا انہوں نے مظاہرہ کیا، وہ قابل دید تھا۔ حضور کے خطاب کے دوران میں نے محسوس کیا کہ گویا میں بھی انہیں احمدیوں کا ایک حصہ ہوں اور انہیں میں سے ایک ہوں۔ میرا دل بھی فرحت محبت سے بھر گیا تھا۔“

مکرم باکوا سنگالو Bakua Sungalo صاحب سنٹرل ریجن

”میں جلسہ میں شامل ہوا اور اسے بہت غیر معمولی پایا۔ حضور کا خطاب سنا۔ آپ کے چہرے کو دیکھنا ایک روحانی طاقت پانے جیسا تجربہ تھا۔ ایسی طاقت جو آپ کو نیکیوں پر قائم رہنے میں مدد دیتی ہے۔ میں جماعت کا سفیر بن کر ان لوگوں کو بھی آگاہ کروں گا جو اس تجربہ سے محروم ہیں اور جلسہ میں شامل نہیں ہو سکے۔

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

مبشر احمد۔ مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ

اوے ریجن آئیوری کوسٹ میں مسجد کا سنگ بنیاد

ریجن اوے کی جماعت ائیرے Hire میں جماعت کا نفوذ 2022ء میں ہوا جہاں مکرم حیدرہ شریف تیجان صاحب Haiera Shareef Tijan جو کہ یہاں کاروبار کے سلسلہ میں آئے تھے کے ذریعے ہوا۔ مکرم سماکے آدم صاحب Samake Adama کو سب سے پہلے قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ شہر کے اندر پانچ پلاٹوں پر مشتمل یہاں 2200 مربع میٹر کی جگہ 2008ء میں جماعت نے خریدی۔ پہلے پہل احباب جماعت کی سہولت کیلئے نمازوں اور جمعہ کیلئے عارضی ایک شیڈ آج سے سات آٹھ سال پہلے بنایا گیا جہاں احباب جماعت جمعہ کی نماز اور باقی پنجوقتہ نمازیں ادا کر رہے تھے احباب جماعت کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سارے مقامی غیر احمدی احباب بھی اس انگار میں نماز جمعہ اور دیگر نمازیں پڑھنے آتے ہیں نماز جمعہ پر تو یہ حاضری الحمدللہ تقریباً 40 افراد تک چلی جاتی ہے یوں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام غیر از احباب جماعت تک پہنچتا ہے۔ کچھ سال قبل یہاں سونے کی کان بھی دریافت ہوئی جس سے اس علاقہ کی اہمیت و قیمت مزید بڑھ گئی ہے۔ گزشتہ سال 2022ء کے آخر میں یہاں جماعتی جگہ پر تعمیر کی اجازت کے کاغذات بنوانے کے ساتھ یہاں مسجد کی تعمیر کا پلان بھی بنایا گیا چانچہ جماعتی منظوری کے بعد اور امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب کی ہدایت پر ماہ جنوری کے آخر میں کام شروع کروانے کا فیصلہ کیا گیا اس سلسلہ میں خاکسار نے امیر و مشنری انچارج صاحب کو پروگرام سنگ بنیاد کے لئے گزارش کی چنانچہ مؤرخہ 25/ جنوری 2023ء بروز بدھ کو مکرم امیر صاحب مع جماعتی وفد سنگ بنیاد کیلئے تشریف لائے جس کا استقبال خاکسار کے ہمراہ مکرم وترا بکڑی Ouattara Bakary صاحب ریجنل صدر صاحب اور معلمین کرام ریجن اوے اور احباب جماعت نے کیا اور خوش آمدید کہا۔ پروگرام برائے سنگ بنیاد مسجد کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم سیسے یوسف صاحب معلم سلسلہ نے کی اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے مساجد کی اہمیت و فضیلت پر تقریر فرمائی، ساتھ چونکہ تقریب میں غیر از جماعت احباب بھی موجود تھے، مکرم امیر صاحب نے احمدیت حقیقی اسلام کا تعارف بھی پیش فرمایا اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں کا س مسجد کی پہلی اینٹ رکھی اس کے بعد حسب ترتیب خاکسار ریجنل مبلغ سلسلہ، مکرم وترا بکڑی صاحب ریجنل صدر اوے ریجن، امام بمبا یونس صاحب (یہ غیر احمدی امام ہیں جو کہ ہماری دعوت پر تشریف لائے)، مکرم آدم داود صاحب معلم سلسلہ اوے، مکرم سماکے محمد صاحب معلم سلسلہ مہدی آباد آبی جان، مکرم سیسے یوسف صاحب معلم سلسلہ جماعت ائیرے، مکرم بوارے زکریا صاحب معلم سلسلہ، مکرم بوسم صاحب صدر صاحب مقامی جماعت کو اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کی نمائندگی میں ایک لجنہ۔ ناصرات کی نمائندگی میں ایک ناصرہ، خدام الاحمدیہ کی نمائندگی میں ایک خادم اور اطفال کی نمائندگی میں طفل نے مسجد کی اینٹ رکھی دوران سنگ بنیاد حاضرین دعا ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم کا ورد کرتے رہے سنگ بنیاد کی تقریب کے آخر میں مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

اس مسجد کی لمبائی 10 میٹر ہے اور چوڑائی 8 میٹر رکھی گئی ہے ان شاءاللہ اس میں تقریباً 150 نمازی نماز ادا کر سکیں گے۔

آخر میں حاضرین کی خدمت میں طعام پیش کیا گیا۔ اس تقریب کی حاضری تقریباً 35 رہی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مسجد کا سنگ بنیاد ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور اس سے لوگ احمدیت حقیقی اسلام سے روشناس ہو کر حلقہ بگوش احمدیت ہوں۔ آمین

فقہی کارنر

رسول اللہؐ کا ادب

ایک شخص کا خط (حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں) پیش ہوا کہ میں ایک عورت سے نکاح کرنا چاہتا تھا مگر خواب میں حضرت رسول کریم ﷺ نے مجھے منع کیا ہے۔ اس کی کیا تعبیر ہے؟

آپؑ نے فرمایا کہ:

’’ممکن ہے کہ اس کی تعبیر خواہ کچھ اور ہو لیکن طریق ادب یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خواب میں جو کچھ فرمایا ہے۔ اسی پر عمل کیا جاوے۔‘‘

(اخبار بدر نمبر 7 جلد 6 مئورخہ 14/ فروری 1907ء صفحہ 8)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

پٹرول مسجد آنے کے لیے رکھیں

احباب جماعت کے ساتھ ایک نشست کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پٹرول مسجد آنے کے لیے رکھیں اور باقی اپنی شاپنگ کے لیے خرید و فروخت کے لیے پیدل جائیں۔

(دورہ امریکہ 2022ء رپورٹ مکرم عبد الماجد طاہر قسط 12 صفحہ 4 الفضل آن لائن۔ لندن)

(مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

طلوع وغروب آفتاب

2/مارچ 2023ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:25	18:25
مدینہ منورہ	05:26	18:24
قادیان	05:34	18:27
ربوہ	05:14	18:07
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:17	17:44